ماہنامہ

انصار اللہ

جنوری 2016ء / ربیع الاوّل، ربیع الثانی 1437ھ / صلح 1395ھش

قارئین ماہنامہ انصاراللہ کو
نیا سال مبارک ہو!

اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان

آپ مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب استاد جامعہ احمدیہ، سابق نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مدیر ماہنامہ خالد و انصاراللہ کے ہاں 24 فروری 1956ء کو ربوہ میں پیدا ہوئے۔ ربوہ سے ایف ایس سی کے بعد قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے 1983ء میں ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ دورانِ تعلیم 10 جون 1982ء کو آپ نے زندگی وقف کر دی۔ یکم جنوری 1984ء سے آپ کو "فضل عمر ہسپتال" ربوہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو جماعتی و ذیلی تنظیموں کے مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملتی رہی ہے۔ آپ نے سات سال کی عمر میں بطور سائق کام شروع کیا، منتظم اطفال زعیم مجلس اور مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے سیکرٹری رہے۔

بہاولپور میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ، معتمد ضلع اور ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور، مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں معاون صدر، مہتمم مجالس بیرون، مہتمم عمومی اور مہتمم خدمت خلق کے طور پر 13 سال خدمت بجالائے۔ جبکہ مجلس انصاراللہ پاکستان میں قائد تعلیم، نائب صدر صف دوم، نائب صدر اور نائب صدر اول کے طور پر 19 سال خدمات کی توفیق ملی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ دو سال کیلئے آپ کی بطور صدر مجلس انصاراللہ پاکستان منظوری دیتے ہوئے تحریر فرمایا:

"......اللہ تعالیٰ ان کو احسن رنگ میں کام کی توفیق عطا فرمائے" آمین

صدرونائب صدرصف دوم مجلس انصاراللہ پاکستان برائے سال

1395۔1396 ہش 2016-2017ء

مجلس انصاراللہ پاکستان کے صدراورنائب صدرصف دوم برائے 2016-2017ء کاانتخاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت 28 نومبر 2015ء کومحترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔انتخاب کی رپورٹ پیش ہونے پرحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسارڈاکٹرعبدالخالق خالد کی بطورصدراورمکرم محمدمحمود طاہرصاحب کی بطور نائب صدرصف دوم مجلس انصاراللہ پاکستان منظوری عطافرمائی ہے۔

عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان برائے سال 1395 ہش 2016ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2016ء کیلئے درج ذیل اراکین خصوصی مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی منظوری عطافرمائی ہے۔

اراکین خصوصی

1	مکرم صاحبزادہ مرزاخورشیداحمدصاحب	3	مکرم صاحبزادہ مرزاغلام احمدصاحب
2	مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب	4	مکرم حافظ مظفراحمدصاحب

اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

1	صدر	خاکسارڈاکٹرعبدالخالق خالد	12	قائدذہانت وصحت جسمانی	مکرم وسیم احمدامتیازصاحب
2	نائب صدراوّل	مکرم سیّدقاسم احمدشاہ صاحب	13	قائدمال	مکرم سیّدغلام احمدفرخ صاحب
3	نائب صدرصف دوم	مکرم محمدمحمودطاہرصاحب	14	قائدوقف جدید	مکرم مشہوداحمدصاحب
4	نائب صدر	مکرم خالدمحمودالحسن بھٹی صاحب	15	قائدتحریک جدید	مکرم لئیق احمدعابدصاحب
5	نائب صدر	مکرم سیدطاہراحمدصاحب	16	قائدتجنید	مکرم رفیق مبارک میرصاحب
6	قائدعمومی	مکرم خواجہ مظفراحمدصاحب	17	قائداشاعت	مکرم ڈاکٹرسلطان احمدمبشرصاحب
7	قائدتعلیم	مکرم ڈاکٹرمحمداحمداشرف صاحب	18	قائدتعلیم القرآن	مکرم مظفراحمددرانی صاحب
8	قائدتربیت	مکرم حنیف احمدمحمودصاحب	19	آڈیٹر	مکرم مرزافضل احمدصاحب
9	قائدتربیت نومبائعین	مکرم شبیراحمدثاقب صاحب	20	زعیم اعلیٰ ربوہ	مکرم نصیراحمدچوہدری صاحب
10	قائدایثار	مکرم میجرشاہداحمدسعدی صاحب	21	معاون صدر	مکرم امین الرحمٰن صاحب
11	قائداصلاح وارشاد	مکرم عبدالسمیع خان صاحب	22	معاون صدر	مکرم منوراحمدتنویرصاحب
۞	مدیرماہنامہ انصاراللہ	مکرم محموداحمداشرف صاحب			

خاکسار

ڈاکٹرعبدالخالق خالد

صدرمجلس انصاراللہ پاکستان

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ماہنامہ انصاراللہ

قارئین ماہنامہ انصاراللہ کو
نیا سال مبارک ہو!

● جنوری 2016ء۔ ربیع الاوّل، ربیع الثانی 1437ھ۔ صلح 1395ہش ● جلد 48/شمارہ 1 ● ایڈیٹر محمود احمد اشرف

فہرست

● سال اور دن کب مبارک ہوتے ہیں؟	4	● مجلس شوریٰ انصاراللہ پاکستان	21
● عظمت قرآن	5	● فیصلہ جات مجلس شوریٰ انصاراللہ پاکستان	25
● حفظ قرآن کی اہمیت	5	● ہمارا جلسہ سالانہ	27
● متبعین قرآن کو اخلاق فاضلہ عطا کئے جاتے ہیں	6	● مجلس انصاراللہ تنزانیہ کے 25 سالوں پر نظر	30
● شان قرآن	7	● لبرل پاکستان اور دوقومی نظریہ	31
● ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ	8	● جگر کی صحت وحفاظت	34
● مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا	9	● الوداع	35
● سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حسین جھلکیاں	10	● اعلان	35
● سالانہ امتحانات اور امتحان آخرت	13	● داخلہ جامعہ احمدیہ کیلئے ابھی سے تیاری کریں	36
● اک شخص کو آنا ہے گلیوں کو سجانا ہے	17	● مجالس انصاراللہ پاکستان کی مساعی	37
● استحکام خلافت کے لئے انصاراللہ کا کردار	18	● خلاصہ مساعی عشرہ تربیت	41
● ایڈیٹر کی ڈاک	20	● جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرلیا	42

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631
مینیجر 0336-7700250
ویب: ansarullahpk.org
ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.or
قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org
ایڈیٹر: maa549@hotmail.com

مینیجر و پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ
مطبع: ضیاءالاسلام پریس، چناب نگر
سالانہ چندہ: 300 روپے
فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

سال اور دن کب مبارک ہوتے ہیں؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ہم ہر سال کی مبارکباد ایک دوسرے کو دیتے ہیں لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کو روحانی منازل کی طرف نشاندہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ پس ہمارے سال اور دن اُس صورت میں ہمارے لئے مبارک بنیں گے جب ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم خالص ہو کر، اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے، اس کے آگے جھکیں گے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے..... پس آج اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ نئے سال کے پہلے ہی دن کو اس طرح دعاؤں سے سجاؤ کہ سارا سال قبولیت دعا کے نظارے نظر آتے چلے جائیں۔ اپنے لئے دعائیں ہیں۔ اپنے اہل و عیال کے لئے دعائیں ہیں۔ احمدیت یعنی حقیقی (دین) کے لئے قربانیاں کرنے والوں کے لئے دعائیں ہیں۔ جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں ہیں۔ جن جگہوں پر ہیں اس ماحول اور معاشرے کے لئے دعائیں ہیں۔ ملک کے لئے دعائیں ہیں۔ ایک مومن تبھی حقیقی مومن بھی کہلا سکتا ہے جب جس ملک میں رہ رہا ہے، جس کا شہری ہے، اس کے لئے بھی دعا کر رہا ہو۔ پس یہ سب فرائض ہیں جو ایک احمدی کے سپرد کئے گئے ہیں اور ان کی ادائیگی انتہائی ضروری ہے۔ احمدیوں کی دعاؤں سے ہی دنیا کی بقا ہے۔ انسانیت کی بقا ہے۔ جنت کے راستوں کی طرف راہنمائی ہے۔ اگر خود ہی ان راستوں کی طرف نہیں چل رہے تو دوسروں کو کیا راستہ دکھائیں گے.....''

(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 1 تا 5)

الفرآن

عظمت قرآن

(ایسا) ہرگز نہیں (یہ سب الزامات غلط ہیں)۔یقیناً یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے(اس کے ساتھ تلوار نہیں اتاری گئی کہ تو لوگوں کو مسلمان بنانے پر مجبور ہو) پس جو چاہے اسے اپنے ذہن پر مستحضر کر لے (یہ قرآن ایسے) صحیفوں میں ہے، (جو) عزت والے بلند شان اور پاک ہیں۔ وہ (صحیفے لکھنے والوں اور دور دور) سفر کرنے والوں کے ہاتھوں میں (ہیں)۔ (ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں) جو معزز ہیں اور اعلیٰ درجہ کے نیکوکار ہیں۔ (سورۃ عبس آیت 17-12)

الحدیث

حفظ قرآن کی اہمیت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ .

(ترمذی فضائل القرآن باب من قرا حرفا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ جس کو قرآن کریم کا کچھ بھی حصہ یاد نہیں وہ گھر ویران کی طرح ہے۔

کلام الامام

متبعین قرآن کو اخلاق فاضلہ عطاء کئے جاتے ہیں

قرآن کریم کی سچی پیروی کرنے والوں کو کن کن عظیم الشان مقامات پر فائز کیا جاتا ہے؟ اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ازآنجملہ اخلاق فاضلہ ہیں ...... یہ تمام اخلاق بھی بوجہ احسن اور انسب انہیں سے صادر ہوتے ہیں اور وہی لوگ بہ یمن متابعت قرآن شریف وفاداری سے اخیر عمر تک ہر یک حالت میں انکو بخوبی وشائستگی انجام دیتے ہیں اور کوئی انقباض خاطر ان کو ایسا پیش نہیں آتا کہ جو اخلاق حسنہ کی کَمَا یَنْبَغِیْ صادر ہونے سے ان کو روک سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ خوبی علمی یا عملی یا اخلاقی انسان سے صادر ہو سکتی ہے وہ صرف انسانی طاقتوں سے صادر نہیں ہو سکتی بلکہ اصل موجب اسکے صدور کا فضل الٰہی ہے۔ پس چونکہ یہ لوگ سب سے زیادہ مورد فضل الٰہی ہوتے ہیں اس لئے خود خداوند کریم اپنے تفضلات نامتناہی سے تمام خوبیوں سے ان کو متمتع کرتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ حقیقی طور پر بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی نیک نہیں۔ تمام اخلاق فاضلہ اور تمام نیکیاں اسی کیلئے مسلّم ہیں۔ پھر جس قدر کوئی اپنے نفس اور ارادت سے فانی ہو کر اس ذات خیر محض کا قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر اخلاق الٰہیہ اس کے نفس پر منعکس ہوتی ہیں۔ پس بندہ کو جو جو خوبیاں اور سچی تہذیب حاصل ہوتی ہے وہ خدا ہی کے قرب سے حاصل ہوتی ہے اور ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ مخلوق فی ذاتہٖ کچھ چیز نہیں۔ سو اخلاق فاضلہ الٰہیہ کا انعکاس انہیں کے دلوں پر ہوتا ہے کہ جو لوگ قرآن شریف کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں اور تجربہ صحیحہ بتلا سکتا ہے کہ جس مشرب صافی اور روحانی ذوق اور محبت کے بھرے ہوئے جوش سے اخلاق فاضلہ ان سے صادر ہوتے ہیں اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی اگرچہ منہ سے ہر یک شخص دعویٰ کر سکتا ہے اور رلاف وگزاف کے طور پر ہر یک کی زبان چل سکتی ہے مگر جو تجربہ صحیحہ کا تنگ دروازہ ہے اس دروازہ سے سلامت نکلنے والے یہی لوگ ہیں۔ اور دوسرے لوگ اگر کچھ اخلاق فاضلہ ظاہر کرتے بھی ہیں تو تکلف اور تصنّع سے ظاہر کرتے ہیں اور اپنی آلودگیوں کو پوشیدہ رکھ کر اور اپنی بیماریوں کو چھپا کر اپنی جھوٹی تہذیب دکھلاتے ہیں اور ادنیٰ ادنیٰ امتحانوں میں ان کی قلعی کھل جاتی ہے اور تکلف اور تصنّع اخلاق فاضلہ کے ادا کرنے میں اکثر وہ اس لئے کرتے ہیں کہ اپنی دنیا اور معاشرت کا حسن انتظام وہ اسی میں دیکھتے ہیں۔

عربی منظوم کلام

شانِ قرآن

مَا غَادَرَ الْقُرْاٰنُ فِی الْمَیْدَانِ شَابًّا بُزَّرَغَا

قرآن نے میدان میں کسی ایسے جوان کو نہ چھوڑا جو جوانی میں بھرا ہوا تھا

قَتَلَ الْعِدَاءَ رُعْبًا وَّ اِنْ بَارَی الْعَدُوُّ مُسَبِّغَا

دشمنوں کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہن کر آیا

قَدْ اَنْکَرُوْا جَهْلًا وَّ مَا بَلَغُوْهُ عِلْمًا مَّبْلَغَا

مخالفوں نے جہل سے انکار کیا اور اس کے مقامِ بلند تک ان کا علم نہ پہنچ سکا

حَتّٰی انْثَنَوْا کَالْخَائِبِیْنَ وَاَضْرَمُوْا نَارَ الْوَغَا

یہاں تک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بھڑکایا

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ هُدیً یَوْمًا فَیَوْمًا فِی الثَّغَا

اس کی ہدایتیں نورٌ علیٰ نور ہیں۔ اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے۔

مَنْ کَانَ مُنْکِرَ نُوْرِهٖ قَدْ جِئْتُهٗ مُتَفَرِّغَا

جو شخص اس کے نور کا منکر ہے میں اسی کے لئے فارغ ہو کر آیا ہوں۔

فِیْهَا الْعُلُوْمُ جَمِیْعُهَا وَ حَلِیْبُهَا لِمَنِ ارْتَغَا

اور اس میں تمام علم ہیں اور اس میں علوم کا دودھ ہے اس کے لئے جو اوپر کا حصہ کھا رہا ہے

فِیْهَا الْمَعَارِفُ کُلُّهَا وَ قَلِیْبُهَا بَلْ اَبْلَغَا

اور اس میں تمام معارف اور ان کا کنواں بلکہ اس سے زیادہ ہے

فارسی منظوم کلام

ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

از نورِ پاک قرآں صبحِ صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دِلہا بادِ صبا وزیدہ

قرآن کے پاک نور سے روشن صبح نمودار ہو گئی اور دلوں کے غنچوں پر بادِ صبا چلنے لگی

ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد
ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

ایسی روشنی اور چمک تو دوپہر کے سورج میں بھی نہیں اور ایسی کشش اور حُسن تو کسی چاند میں بھی نہیں دیکھے

یوسف بقعرِ چاہے محبوس ماند تنہا
ویں یوسفے کہ تن ہا از چاہ برکشیدہ

یوسفؑ تو ایک کنوئیں کی تہ میں اکیلا گرا تھا مگر اس یوسف نے بہت سے لوگوں کو کنوئیں میں سے نکالا ہے

از مشرق معانی صد ہا دقایق آورد
قدِ ہلالِ نازک زاں نازکی خمیدہ

منبعِ حقائق سے یہ سینکڑوں حقائق اپنے ہمراہ لایا ہے۔ ہلالِ نازک کی کمر ان حقائق سے جھک گئی ہے۔

کیفیتِ علومش دانی چہ شان دارد
شہدیست آسمانی از وحیِ حق چکیدہ

تجھے کیا پتہ کہ اس کے علوم کی حقیقت کس شان کی ہے وہ آسمانی شہد ہے جو خدا کی وحی سے ٹپکا ہے۔

اُردو منظوم کلام

مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

نُورِ فرقاں ہے جو سب نُوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ اَنوار کا دریا نکلا!
حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی! تیرا فُرقاں ہے کہ اِک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دُکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اس نُور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ مُوسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اِک لفظ مسیحا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نُور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بَیضا نکلا
زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اِس دُنیا میں
جن کا اِس نور کے ہوتے بھی دل اَعمیٰ نکلا
جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا

(درثمین اردو صفحہ 9 مطبوعہ رقیم پریس لنڈن)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حسین جھلکیاں

○ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کی عادت تھی کہ اپنی جماعت کے افراد کی مذہبی حالت کا مطالعہ کرتے رہتے تھے مگر جب آپ کسی میں کوئی اعتقادی یا عملی یا اخلاقی نقص دیکھتے تھے تو عموماً اسے مخاطب فرما کر کچھ نہ کہتے تھے بلکہ موقعہ پا کر کسی پبلک تقریر یا گفتگو میں ایسی طرز کو اختیار فرماتے تھے جس سے اس کی اصلاح مقصود ہوتی تھی اور پھر اسے مناسب طریق پر کئی موقعوں پر بار بار بیان فرماتے تھے۔ اور جماعت کی اصلاح اندرونی کے متعلق آپ کو از حد فکر رہتا تھا اور اس کے لئے آپ مختلف طریق اختیار فرماتے رہتے تھے اور زیادہ زور دعاؤں پر دیتے تھے اور بعض اوقات فرماتے تھے جو باپ اپنے بچے کو ہر حرکت وسکون پر ٹوکتا رہتا ہے اور ہر وقت پیچھے پڑ کر سمجھاتا رہتا ہے اور اس معاملہ میں حد سے بڑھ کر احتیاط کرتا ہے وہ بھی ایک گونہ شرک کرتا ہے کیونکہ وہ گویا اپنے بچہ کا خدا بنتا ہے اور ہدایت اور گمراہی کو اپنی نگرانی کے ساتھ وابستہ کرتا ہے حالانکہ دراصل ہدایت تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اسے چاہئے کہ عام طور پر اپنے بچے کی حفاظت کرے اور زیادہ زور دعا پر دے اور خدا سے اس کی ہدایت مانگے۔ نیز حضرت صاحب کا یہ دستور تھا کہ ہدایت کے معاملہ میں زیادہ فکر جڑ کی کرتے تھے اور شاخوں کا ایسا خیال نہ فرماتے تھے کیونکہ حضور فرماتے تھے کہ اگر جڑ درست ہو جاوے تو شاخیں خود بخود درست ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ فرماتے تھے کہ اصل چیز تو دل کا ایمان ہے جب وہ قائم ہو جاتا ہے تو اعمال خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا کہ حضور کے پاس بعض لوگ ایسے آتے جاتے ہیں جن کی داڑھیاں منڈھی ہوتی ہیں۔ فرمایا تمہیں پہلے ڈاڑھی کی فکر ہے مجھے ایمان کی فکر ہے۔ نیز فرماتے تھے کہ جو شخص سچے دل سے ایمان لاتا ہے اور مجھ کو واقعی خدا کا بھیجا ہوا سمجھتا ہے وہ جب دیکھے گا کہ میں داڑھی رکھتا ہوں تو اس کا ایمان اس سے خود داڑھی رکھوائے گا۔ اخلاق پر حضور بہت زور دیتے تھے اور اخلاق میں سے خصوصاً محبت، تواضع، حلم ورفق، صبر اور ہمدردی خلق اللہ پر آپ کا بہت زور ہوتا تھا اور تکبر، سنگ دلی، سخت گیری اور درشتی کو بہت بُرا سمجھتے تھے۔ تنعم وتعیش سے سخت نفرت تھی اور سادگی اور محنت کشی کو پسند فرماتے تھے۔

○ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود جب کسی سے ملتے تھے تو مسکراتے ہوئے ملتے تھے اور ساتھ ہی ملنے والے کی ساری کلفتیں دور ہو جاتی تھیں۔ ہر احمدی یہ محسوس کرتا تھا کہ آپ کی مجلس میں جا کر دل کے سارے غم ڈھل جاتے ہیں۔ بس

آپ کے مسکراتے ہوئے چہرے پر نظر پڑی اور سارے جسم میں مسرت کی ایک لہر جاری ہوگئی۔ آپ کی عادت تھی کہ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کی بات بھی توجہ سے سنتے تھے اور بڑی محبت سے جواب دیتے تھے۔ ہر آدمی اپنی جگہ سمجھتا تھا کہ حضرت صاحب کو بس مجھی سے زیادہ محبت ہے۔ بعض وقت آداب مجلس ...... سے ناواقف، عامی لوگ دیر دیر تک اپنے لاتعلق قصے سناتے رہتے تھے اور حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ بیٹھے سنتے رہتے اور کبھی کسی سے یہ نہ کہتے تھے کہ اب بس کرو۔

❍ بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ مارٹن کلارک کے مقدمہ میں ایک شخص مولوی فضل دین لاہوری حضور کی طرف سے وکیل تھا۔ یہ شخص غیر احمدی تھا اور شاید اب تک زندہ ہے اور غیر احمدی ہے۔ جب مولوی محمد حسین بٹالوی حضرت صاحب کے خلاف شہادت میں پیش ہوا تو مولوی فضل دین نے حضرت صاحب سے پوچھا کہ اگر اجازت ہو تو میں مولوی محمد حسین صاحب کے حسب و نسب کے متعلق کوئی سوال کروں۔ حضرت صاحب نے سختی سے منع فرما دیا کہ میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا" (النساء: ۱۴۹) مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ یہ واقعہ خود مولوی فضل دین نے باہر آ کر ہم سے بیان کیا تھا اور اس پر اس بات کا بڑا اثر ہوا تھا۔ چنانچہ وہ کہتا تھا کہ مرزا صاحب نہایت عجیب اخلاق کے آدمی ہیں۔ ایک پرلے درجے کا دشمن ہے اور وہ اقدام قتل کے مقدمہ میں آپ کے خلاف شہادت پیش ہوتا ہے اور میں اس کا حسب و نسب پوچھ کر اس کی حیثیت کو چھوٹا کر کے اس کی شہادت کو کمزور کرنا چاہتا ہوں اور اس سوال کی ذمہ داری بھی مرزا صاحب پر نہیں تھی بلکہ مجھ پر تھی۔ مگر میں نے جب پوچھا تو آپ نے بڑی سختی سے روک دیا کہ ایسے سوال کی میں ہرگز اجازت نہیں دیتا کیونکہ خدا ایسے طریق کو ناپسند کرتا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے نسب میں بعض معیوب باتیں سمجھی جاتی تھیں۔ واللہ اعلم جن کو وکیل اپنے سوال سے ظاہر کرنا چاہتا تھا مگر حضرت صاحب نے روک دیا۔ دراصل حضرت صاحب اپنے ہاتھ سے کسی دشمن کی بھی ذلت نہیں چاہتے تھے۔ ہاں جب خدا کی طرف سے کسی کی ذلت کا سامان پیدا ہوتا تھا تو وہ ایک نشانِ الٰہی ہوتا تھا جسے آپ ظاہر فرماتے تھے۔

❍ مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بیان کرتے تھے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمدردی اور وفاداری کے ذکر میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ اگر ہمارا کوئی دوست ہو اور اس کے متعلق ہمیں یہ اطلاع ملے کہ وہ کسی گلی میں شراب کے نشے میں مدہوش پڑا ہے تو ہم بغیر کسی شرم اور روک کے وہاں جا کر اسے اپنے مکان میں اُٹھا لائیں اور پھر جب اُسے ہوش آنے لگے تو اس کے پاس سے اُٹھ جائیں تا کہ ہمیں دیکھ کر وہ شرمندہ نہ ہو۔ اور حضرت صاحب فرماتے تھے کہ وفاداری ایک بڑا عجیب جوہر ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ شرابیوں اور فاسق

فاجروں کو اپنا دوست بنانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ منشاء یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کوئی دوست ہو اور وہ کسی قسم کی عملی کمزوری میں مبتلا ہو جاوے۔ تو اس وجہ سے اس کا ساتھ نہیں چھوڑ دینا چاہیے بلکہ اس کے ساتھ ہمدردی اور وفاداری کا طریق برتنا چاہیے اور مناسب طریق پر اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ دراصل یہی وہ وقت ہے جبکہ اسے اپنے دوستوں کی حقیقی ہمدردی اور ان کی محبت آمیز نصائح کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسے وقت پر چھوڑ کر الگ ہو جانا دوستانہ وفاداری کے بالکل خلاف ہے۔ ہاں البتہ اگر خود اس دوست کی طرف سے ایسے امور پیش آجاویں کہ جو تعلقات کے قطع ہو جانے کا باعث ہوں تو اور بات ہے۔ انسان کو حتی الوسع اپنے لئے ہمیشہ اچھے دوستوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔ لیکن جب کسی کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں تو پھر ان تعلقات کا نبھانا بھی ضروری ہوتا ہے اور صرف اس وجہ سے کہ دوست کی طرف سے کوئی عملی کمزوری ظاہر ہوئی ہے یا یہ اس کے اندر کوئی کمزوری پیدا ہو گئی ہے تعلقات کا قطع کرنا جائز نہیں ہوتا بلکہ ایسے وقت میں خصوصیت کے ساتھ ہمدردی اور محبت اور دوستانہ نصیحت کو کام میں لانا چاہیے اور یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ لوگ یہ اعتراض کریں گے کہ ایک خراب آدمی کے ساتھ کیوں تعلقات رکھے جاتے ہیں۔ مومن کو لوگوں کے گندوں کو دھونے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ ایسے موقعوں پر چھوڑ کر الگ ہو جائے گا تو علاوہ بے وفائی کا مرتکب ہونے کے اپنے فرض منصبی میں بھی کوتاہی کرنے والا ٹھہرے گا۔ ہاں بے شک جس شخص کی اپنی طبیعت کمزور ہو اور اس کے متعلق یہ اندیشہ ہو کہ وہ بجائے اپنا نیک اثر ڈالنے کے خود دوسرے کے ضرر رساں اثر کو قبول کرنا شروع کر دے گا تو ایسے شخص کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اپنے اس قسم کے دوست سے میل جول ترک کر دے اور صرف اپنے طور پر خدا تعالیٰ سے اس کی اصلاح کے متعلق دعائیں کرتا رہے۔ بچے بھی بوجہ اپنے علم اور عقل اور تجربہ کی خامی کے اس قسم کے اندر شامل ہیں یعنی بچوں کو بھی چاہیے کہ جب اپنے کسی دوست کو بداعمالی کی طرف مائل ہوتا دیکھیں یا جب ان کے والدین یا گارڈین انہیں کسی خراب شخص کی دوستی سے منع کریں تو آئندہ اس کی صحبت کو کلیۃً ترک کر دیں۔

- بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے کہ ایک دفعہ میاں (یعنی خلیفۃ المسیح الثانی) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان سے کہنے والے کے اخلاق پر بڑی روشنی پڑتی ہے۔

حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب

سالانہ امتحانات اور امتحانِ آخرت

فیل ہونے کے بعد پاس ہونے کی کوشش

سالانہ امتحانات ختم ہونے کے بعد نتائج شائع ہوتے ہیں۔کوئی طالب علم فیل ہوتا ہے اور کوئی پاس۔کوئی نالائق ثابت ہوتا ہے اور کسی کی لیاقت اور قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔اس موقع پر ایک بات مجھے بڑی شدت سے محسوس ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو لڑکے مدرسہ احمدیہ میں فیل ہو جاتے ہیں ان کے سرپرست ہمارے پاس آکر کہتے ہیں کہ ہمارا لڑکا فیل ہو گیا ہے۔ آپ اسے پاس کر دیں۔ہم انشاءاللہ اس سال خصوصیت سے اس کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں گے۔میں کہتا ہوں کہ آپ نے گزشتہ سال کیوں پوری توجہ نہ دی؟ وہ فرماتے ہیں پیچھے سستی ہوگئی اور غفلت کے ہم مرتکب ہوئے۔لیکن اس دفعہ ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ ہم پوری توجہ سے بچہ کی پڑھائی کا خیال رکھیں گے۔کبھی کہتے ہیں ہم اس دفعہ ٹیوٹر رکھ کر کمی پوری کرا دیں گے۔میں عرض کرتا ہوں کہ گزشتہ سال کیوں ٹیوٹر نہیں رکھا گیا؟ وہ فرماتے ہیں واقعہ میں ہم سے سخت فروگزاشت ہوئی۔ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ہم غریب ہیں مگر آپ دیکھیں گے کہ اس دفعہ قرض اٹھا کر بھی ٹیوٹر کی فیس ادا کریں گے۔بعض کہتے ہیں کہ گو ہم نادار ہیں مگر لڑکے کو آپ (اگلی) جماعت میں چڑھا دیں۔ہم اسے اپنے گھر نہیں رکھتے بلکہ بورڈنگ کی فیس دے کر اسے بورڈنگ ہی میں رکھیں گے تا کہ وہ یکسوئی سے پڑھ سکے۔میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کا لڑکا ایک میں نہیں، دو میں نہیں، تین میں نہیں بلکہ چار چار مضامین میں فیل ہے۔ایک سال اسے اور اسی جماعت میں رہنے دیں کمی پوری کر کے ترقی پانا زیادہ بہتر ہے۔بہ نسبت اس کے کہ اگلی جماعت میں جا کر پھر بے علم کا بے علم رہے۔وہ فرماتے ہیں کہ نہیں۔خدا کے لئے اسے اگلی جماعت میں ترقی دے دو ورنہ اس کا سال ضائع ہو جائے گا۔میں عرض کرتا ہوں کہ اب نتیجہ شائع ہو چکا ہے اور نظارت تعلیم و تربیت نے اسے منظور کر لیا ہے۔اب ہمارے اختیار سے یہ امر باہر ہے کہ ہم کسی فیل شدہ لڑکے کو پاس کر دیں۔یا اسے ترقی دے کر اوپر کی جماعت میں داخل کریں۔بالآخر وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لڑکے کا نام مدرسہ سے خارج کر کے اسے اجازت دیں کہ وہ پرائیویٹ طور پر اگلی جماعت کے طلبہ کے ساتھ پڑھائی کے مضامین سن لیا کرے تا کہ وہ اگلے سال امتحان دے سکے۔

حشر کا نظارہ: غرض فیل ہونے والے طلبہ کے سرپرست سارا سال غفلت اور بے توجہی کا شکار رہتے ہیں۔مگر جب ان کا

لڑکا فیل ہو جاتا ہے تو ان کی آنکھیں کھلتی ہیں اور پھر سارا زور، پوری توجہ اور ساری درخواستیں یہاں پر آجاتی ہیں کہ ہمارا لڑکا کسی طرح پاس ہو جائے۔ان کے اصرار، ان کی زاریوں اور پھر ان کے رنج وغم میں ڈوبے ہونے کو دیکھ کر اور دوسری طرف اپنی بے بسی اور بے چارگیوں کو دیکھ کر خدا کی قسم! میرا دل دنیا سے بے زار ہو جاتا ہے اور میں عین الیقین سے اس وقت حشر کا نظارہ دیکھنے لگتا ہوں کہ یہی حال میرا بھی ہونے والا ہے۔

عالم ارواح میں سوالات: جب میں امتحان کے کمرہ میں اس دنیا سے خالی ہاتھ جاؤں گا۔دوست احباب اگر کوئی ہوں گے تو میرے جسم کو قبر کے تنگ وتاریک گڑھے میں ڈال آئیں گے اور میری روح عالم ارواح میں پہنچے گی۔وہاں اسے حواس اور احساسات کے لئے نیا جسم دیا جائے گا اور وہاں سب سے پہلا سوال یہ ہوگا کہ مَنْ رَبُّكَ یعنی سچ بتا تُو دنیا میں کس کو اپنا رب سمجھتا تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میں اس پہلے سوال کے جواب میں ہی فیل ہو جاؤں گا کیونکہ منہ سے تو میں عمر بھر میں ہزاروں مرتبہ بلکہ ایک ایک دن میں پانچ پانچ مرتبہ کوٹھوں پر چڑھ کر کہا کرتا تھا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا میرا کوئی خدا نہیں۔مگر وہاں کس منہ سے کہوں گا کہ میرا رب اللہ ہے۔کیونکہ وہ اس جواب کو سن کر زبان کو گدی سے نکال لیں گے اور کہیں گے کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔یہاں آکر بھی جھوٹ بولتا ہے۔اگر تو مجھے اپنا رب سمجھتا تھا تو تیرے دل میں اپنے اخراجات کے متعلق کیوں اطمینان نہ تھا۔اور تیری زبان آئے دن هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا نعرہ کیوں بلند کرتی تھی اور اپنے افسروں اور انجمن کے خزانہ اور ریزولیوشنوں اور ترقی کی درخواستوں کے جوابوں میں کیوں گم رہتا تھا۔ کبھی تجھے پراویڈنٹ فنڈ کے حساب میں گم پایا۔کبھی پنشن کے بڑھانے کی فکر میں غلطاں پایا۔تیرا سارا وقت تو اپنے اخراجات کے مہیا کرنے کی ادھیڑ بُن میں صرف ہوتا تھا۔اگر تو ہمیں اپنا رب سمجھتا تو کیوں تیرا دل ہمارے وعدوں اور ہمارے انعامات پر اطمینان پذیر نہ ہوتا۔

کیا کمایا اور کیا خرچ کیا: پھر مجھ سے سوال ہوگا کہ عمر بھر میں کیا کمایا اور کیا خرچ کیا۔یہ سنتے ہی میری آنکھوں کے سامنے دو فہرستیں پیش کی جائیں گی۔ایک میں تفصیل وار ساری عمر کی آمد اور اس کے ذرائع۔دوسری میں ساری عمر کے خرچ اور ان کے مصرف لکھے ہوں گے۔خدا کی قسم انہیں پڑھ کر میں تو شرم سے غرق ہو جاؤں گا کیونکہ شروع ہی میں دیکھوں گا کہ پہلا اندراج یوں ہے کہ ایک فقیر ملتا ہے۔خدا کے لئے ایک پیسہ دو میں نے روٹی کھانی ہے۔میں کہتا ہوں جا بابا معاف کر۔ایک اور فقیر ملتا ہے۔اسے بھی یہی کہتا ہوں کہ معاف کر۔اور ساتھ ہی یہ اضافہ کرتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس کوئی پیسہ نہیں ورنہ تجھے دے دیتا۔آگے لکھا ہوا پاتا ہوں کہ شام کو آٹھ آنہ کا ٹکٹ لے کر سینما دیکھنے گیا یا 4 پیسے کا فالودہ پی لیا۔یہ تو خیر ظاہر کرنے والی باتیں ہیں،بہت سے اندراجات تو ایسے ہیں کہ ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

کچھ اور سوال: پھر سوال ہوگا کہ تجھ پر جوانی آئی۔اس سے کیا کام لیا؟ بڑھاپا آیا اس میں خدا کے لئے کیا طریق اختیار کیا۔ روپیہ ملا تو کہاں خرچ کیا۔نہ ملا تو صبر کا کیا نمونہ دکھایا؟ خوشی پہنچی تو شکریہ کس طریق سے ادا کیا۔رنج پہنچا تو خدا کے حضور کس طرح جھکا۔دوستوں کو کبھی امر بالمعروف کیا؟ اپنے بچوں کی تربیت کی؟ بیوی کے حقوق ادا کئے؟ بیوی کے رشتہ داروں کی کہاں تک عزت کی؟ اپنے والدین کی خدمت کس معیار تک پہنچائی؟

پھر دنیا میں جانے کی خواہش: غرض جو سوال بھی ہوگا خدا کی پناہ ایک اژدھا ہوگا کہ جو منہ کھول کر آپڑے گا اور نگلنا چاہے گا۔اس وقت اگر یہ کہوں گا کہ اے میرے رب! ۔کیا اس عذاب کو لوٹانے کی کوئی تدبیر بھی ہے۔(الشوریٰ:45) یعنی الٰہی! ایک دفعہ واپس بھیج دے تو جواب ملے گا کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔یہ صرف ایک منہ کی بات ہے جسے وہ کہہ رہے ہیں۔(المومنون:101) یعنی یہ دعا قابل قبولیت نہیں۔ہزار یقین دلاؤں گا کہ اگر اب دنیا میں واپس کیا جاؤں تو انشاءاللہ کبھی بدعملی نہ کروں گا کبھی نافرمانی کا طریق اختیار نہ کروں گا۔ایک دفعہ ترقی دے دو کبھی فیل نہ ہوں گا۔ایک دفعہ جماعت میں چڑھا دو خوب محنت کروں گا اور چلاّ چلاّ کر کہوں گا۔اے ہمارے ربّ ہمیں اس سے نکال پس اگر ہم (ان گناہوں کی طرف) پھر لوٹیں تو ہم ظالم ہونگے۔(المومنون:108) یعنی ایک دفعہ اس عذاب سے نکال دے پھر اگر میں نے اپنی روش درست نہ کی تو پھر جو مرضی ہو مجھے سزا دینا (فاطر:38) یعنی ایک دفعہ ترقی دے دو پھر یہ گزشتہ سستی نہ ہوگی۔بس درخواستوں کا ایک ہی جواب ہوگا کہ اب واپسی نہیں اب موقع نہیں۔

اپنی اپنی فکر کرنی چاہیے: غرض امتحان سالانہ میں فیل ہونے والے طلباء کے سرپرستوں کی زاریوں کو سن سن کر مجھے اپنی فکر پڑ جاتی ہے کہ یہ میری طرح بلکہ مجھ سے اچھا اور نیک آدمی کس طرح مجھ سے زاری کر رہا ہے اور جو جواب میں دے رہا ہوں یہی مجھے ملنے والا ہے۔اس لئے ہر سال جب مدرسہ احمدیہ کا نتیجہ نکلتا ہے خدا کی قسم! ایسے واقعات پیش آنے پر میری روح کانپ جاتی ہے۔اس لئے میں سب سے پہلے اپنے آپ کو اور بعد میں تمام احمدی دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہم فیل ہونے والے طلباء کو جس نظر سے دیکھتے ہیں اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو ہم سب کو اپنی اپنی فکر کرنی چاہئے۔کیونکہ امتحان سالانہ کا تو ایک وقت معلوم اور مقرر ہے۔جب تک سال نہیں گزرتا امتحان نہیں ہوتا۔مگر ہمارے امتحان کا خدا کے علم میں وقت مقرر ہے۔مگر ہمیں کوئی علم نہیں۔بلکہ جب ہم مریں گے تو ہمارا امتحان شروع ہو جائے گا۔اس لئے ہمیں نالائق،کم ہمت،سست،کام چور لڑکے کا فکر چھوڑ کر اپنے اپنے انجام کا فکر کرنا چاہئے کہ ہم بھی خدا کی عدل کی تلوار کے نیچے ہیں۔کورس بڑا مشکل اور ممتحن بڑا سخت اور شدید العقاب ہے۔نقل وہاں نہ ہو سکے گی۔رعایت کا وہاں وہمہ نہیں اور انسان کو وہی ملتا ہے جس کی کوشش کرتا ہے (النجم:40) یعنی وہی کام آئے گا جو یہاں کیا ہوگا۔جو بویا جائے گا وہی کاٹا جائے

گا۔ رات دن کے گناہگار، خطاکار، بات بات پر غلطی کرنے والے، قدم قدم پر ٹھوکر کھانے والے، غافل، سست، آرام طلب، ایک منٹ کام کیا اور دس گھنٹہ آرام کے طالب ہوئے۔ ایک پیسہ خدا کے راستہ میں دیا تو منتظر کہ اب الفضل میں نام چھپے۔ پس کیوں نہ ہم خدا سے دعا مانگیں کہ اے اللہ! یہاں معمولی سے معمولی امتحانوں میں فیل ہونے والوں کی حالت ہم سے دیکھی نہیں جاتی۔ ان کی زاری ہم سے سنی نہیں جاسکتی اور ان کے وارثوں کا واویلا ہم برداشت نہیں کرسکتے تو ہم اس بڑے امتحان کی ناکامی کس طرح برداشت کرسکیں گے۔ اس لئے اے خدا! ہمیں سیدھا راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے جن پر نہ تو تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہ ہیں۔ (الفاتحہ: 7-6) یعنی تو ہمیں اپنے سیدھے راستہ پر چلا۔ یعنی راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرے انعامات کی بارش ہوئی۔ نہ ان منعمین کا جن پر بعد میں غضب نازل ہوا اور نہ ان کا جو خود راستہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر بھٹک گئے۔ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

اللہ تعالیٰ سے التجا: جس وقت میں یہ سطور لکھ رہا تھا ایک فیل شدہ لڑکا آیا اور روتا ہوا مجھ سے کہنے لگا کہ میں ایک عرض کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ سناؤ۔ کہنے لگا کہ میں خوب محنت کروں گا۔ مجھے اس سال ترقی دے دی جائے۔ اور اتنا رویا کہ میں برداشت نہ کرسکا۔ مگر اسے تو میں نے رخصت کیا اور دفتر کے دروازے بند کر کے میں خود بھی خوب رویا کہ الٰہی! یہی حال مجھے درپیش ہے۔ کیونکہ یہ تو دو یا تین پرچوں میں فیل ہے مگر مجھے تو اپنے سب پرچے خراب نظر آتے ہیں۔ مال کا بھی، اولاد کا بھی، بیوی کا بھی، بزرگوں کا بھی، خوردوں کا بھی، اخلاق کا بھی، اعمال کا بھی اور عقائد کا بھی، پھر میرا کیا حال ہوگا۔ الٰہی! سوائے مایوسی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن مایوسی خود حرام ہے۔ اللہ کی رحمت سے کافر لوگوں کے سوا کوئی ناامید نہیں ہوتا۔ (یوسف: 88) پس میں کیا کروں؟ اگر امید رکھتا ہوں تو وہ بے وجہ ہے اور بے وجہ امید بھی کفر ہے۔ یاد رکھیں کہ نقصان میں پڑنے والی قوم کے سوا کوئی قوم اللہ کی تدبیر سے غافل نہیں ہوتی (الاعراف: 100)۔ اس لئے اے خدا! تو ہی توفیق عطا فرما کہ میں سیدھا ہو جاؤں ٹھیک ہو جاؤں۔ میرے اعمال درست ہو جائیں۔ میرے اخلاق صحیح ہو جائیں۔ عقائد میں درستی ہو۔ خلاصہ یہ کہ میں ایسا ہو جاؤں کہ نالائق طالب علم کی طرح مجھے تیری جناب میں یہ کہنا نہ پڑے کہ اے ہمارے ربّ! ہم کو اس جہنم سے نکال دے تو ہم نیک کام کریں گے۔ ان سے مختلف جو ہم پہلی زندگی میں کیا کرتے تھے۔ اے ہمارے ربّ! ہم کو اس جہنم سے نکال دے تو ہم نیک کام کریں گے۔ ان سے مختلف جو ہم پہلی زندگی میں کیا کرتے تھے۔ (فاطر: 38) یعنی اے اللہ! ایک دفعہ پھر مجھے دنیا میں واپس بھیج دے میں ضرور اچھے اچھے کام کروں گا اور کبھی بُرائی کے نزدیک نہ پھٹکوں گا۔ بلکہ اے میرے اللہ! مجھے اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْآخِرَۃِ کے مطابق اس امتحان کے کمرہ میں اچھے پرچے کرنے کا موقع دے تا کہ میں پاس ہو جاؤں اور تیرے حضور سرخرو ہو کر پیش ہوں۔ اے میرے اللہ! میری بیوی اور بچوں کو بھی ایسا بنا کہ ہم سب جب

تیرے حضور پیش ہوں تو ایسا نہ ہو کہ میں کہیں جاؤں اور وہ کہیں جائیں۔ بلکہ اے میرے مولیٰ! باہم یاراں بہشت ہم سب تیرے آخری اور ہولناک دن میں تیرے امن کی گود میں ہوں اور میرا کوئی لختِ جگر بھی اس وقت میرے لئے باعث شرم اور ذلت نہ ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن

(روزنامہ الفضل 19 جنوری 1941ء میں شائع شدہ یہ مضمون بعض ناگزیر تبدیلیوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے)

مکرم انور ندیم علوی صاحب۔ نواب شاہ

امید کی شمع

حدت سے بھرا موسم
جاں لیوا سہی لیکن
ہے آس مجھے، ساون
برسے گا کبھی ہمدم!
مانا کہ اندھیرا ہے
ہر شب کے مگر پیچھے
پُر نور سویرا ہے
تھک ہار نہیں جانا
مشکل ہے سفر مانا
مشکل سے نہ گھبرانا
امید کی شمع تم!
ہر شام کرو روشن
دیتا ہے گواہی من
اک شخص کو آنا ہے
گلیوں کو سجانا ہے
راہوں میں مسافر کی
پلکوں کو بچھانا ہے
اک شخص کو آنا ہے

مکرم رفیق احمد صاحب ۔ فیصل آباد

استحکام خلافت کیلئے انصاراللہ کا کردار

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے آیت استخلاف کی تفسیر میں یہ عارفانہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان رکھنے والوں اور عمل صالح کرنے والوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہاں ایمان کے ایک معنے ایمان بالخلافت کے ہیں۔ یعنی جو لوگ خلافت اور اس کی برکات پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے قیام کی خاطر اعمال صالحہ بجالاتے ہیں ان کو خلافت کا انعام عطا کیا جائے گا۔

حضور سورۂ نور آیت نمبر 56 کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ اِن آیات سے یہ مضمون شروع ہوتا ہے کہ اگر (مومن) قومی طور پر محمد رسول اللہ کی اطاعت کریں گے تو ان کو کیا انعام ملے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو لوگ خلافت پر ایمان لائیں گے اور خلافت کے استحقاق کے مطابق عمل کریں گے اور ایسے اعمال بجالائیں گے جو انہیں خلافت کا مستحق بنا دیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک وعدہ ہے۔ پیشگوئی نہیں۔ اگر مومن ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اور ان اعمال کو ترک کر دیں گے جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے۔ اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اُس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے اسے دوسری قدرت کا نام دیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد سے خلافت کے قیام و استحکام کیلئے کوشاں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تمام ذیلی تنظیموں کے وعدوں میں خلافت کے قیام کیلئے قربانی کرنے کا عہد بھی شامل فرمایا۔ چنانچہ ہر ناصر خدا کی قسم کھا کر یہ عہد کرتا ہے کہ

’’میں اقرار کرتا ہوں کہ (دین حق) احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا‘‘ مجلس انصاراللہ کی 75 سالہ خدمات اور کارناموں میں خلافت کی محبت سرفہرست ہے۔ گو مجلس انصاراللہ باقاعدہ طور پر 1940ء میں قائم ہوئی۔ لیکن اس سے قبل بھی 40 سال سے زائد عمر کے احمدیوں کے ماتھے کا جھومر خلافت کی محبت اور اطاعت ہی تھا۔ نظام خلافت کے استحکام کے 14 طریق مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ خلیفہ وقت سے دلی محبت کرنا ایسی کہ امام وقت اپنی جان، مال اور بیوی بچوں سے بھی پیارا ہو جائے۔

2۔ امام وقت کے ارشادات کو سننا اور سمجھنا۔

3۔ پوری طاقت اور صلاحیت سے امام کی آواز پر لبیک کہنا اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا۔

4۔ خلیفہ وقت کی ظاہری حفاظت پر مستعد رہنا۔

5۔ خلیفہ وقت کیلئے دردِدل سے دعائیں کرنا اس کی صحت عمر اور منصوبوں میں کامیابی کیلئے سجدہ ریز ہونا۔

6۔ قیام صلوٰۃ اور ادائیگی زکوٰۃ کے مضمون پر دلی توجہ سے عمل پیرا ہونا۔

7۔ خلیفہ وقت سے خطوط کے ذریعے سے تعلق رکھنا اور دعائیں حاصل کرنا۔

8۔ تمام اہم معاملات میں مشورہ کرنا اور اپنے حالات سے باخبر رکھنا۔

9۔ اپنے اہل و عیال اور عزیزوں میں خلیفہ وقت کی محبت کو راسخ کرنا۔

10۔ خلافت کی غیرت رکھنا اور منکرین خلافت کا مقابلہ کرنا۔

11۔ اپنے ماحول میں چوکس رہنا کہ کوئی فرد غیر شعوری طور پر بھی خلافت کی بے ادبی نہ کرے۔

12۔ خلافت کے حق میں زبانی تقاریر اور لسانی جہاد کرنا۔

13۔ خلافت کی برکات کے متعلق لٹریچر کی تیاری۔ اخبارات و رسائل، جرائد میں مضامین کی اشاعت، کتب کو عام کرنا۔

14۔ نئے خلیفہ کے انتخاب کے وقت پُرسوز دعائیں کرنا اور تجدید بیعت کا شرف حاصل کرنا۔

اجمالاً یہ وہ طریق ہیں جن کے ذریعہ خلافت کا استحکام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ نے انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر ایک شق کے لحاظ سے اپنے عہد کو نبھانے کی پوری کوشش کی ہے۔ یہاں صرف ابتدائی شقوں کے تحت چند امور کے متعلق اشارے درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا تعلق جان، مال، وقت، عزت اور اولاد کی قربانی سے ہے۔

جماعت کے شہداء میں ایک بڑی تعداد انصار کی ہے۔ لاہور کے 2010ء کے واقعات میں 86 میں سے 58 شہداء کا تعلق انصاراللہ سے تھا۔ وہ بھی ہیں جو ہر وقت اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں اور عملاً جان کی قربانی کر چکے ہیں۔ مگر زمین پر غازی ہیں اور خدمت میں مسلسل مشغول ہیں۔ نظام وصیت میں شمولیت جس میں ایک احمدی، خادم کی عمر سے شریک ہوتا ہے اور تا دم آخر شریک رہتا ہے۔ تحریک جدید کے دفتر اوّل اور دفتر چہارم کی ذمہ داریاں انصاراللہ کے سر پر ہیں۔

سلسلہ کی طرف سے مفوضہ امور کی انجام دہی کے لئے بھی ہر قسم کی مالی قربانی اور ہر قسم کے مالی اخراجات وغیرہ شرح صدر سے کرتے ہیں اور مرکز سے کوئی مطالبہ نہیں کرتے۔

ڈائمنڈ جوبلی پر بھی انصار ایک خطیر رقم امام وقت کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ مجلس انصاراللہ کے تمام عہدیداران مرکزی سطح سے لے کر ایک سائق تک اپنا قیمتی وقت سلسلہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ بعض تو دن یا رات کا بیشتر حصہ اس کام میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی دعوتِ الی اللہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انصاراللہ ہر قسم کی عزت اور جذبات کو خدا کی

خاطر قربان کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ خدا کی راہ میں ماریں کھاتے ہیں دکھ اٹھاتے ہیں مگر جوابی قدم نہیں اٹھاتے اور استقامت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ قید و بند کی مصیبتیں برداشت کرتے ہیں مگر اُف تک نہیں کرتے۔ آج جو گلشن احمدیت پر بہار آئی ہے۔ وہ انہی واقفین زندگی اور مربیان کرام کی خدمات سے آئی ہے۔ خلافت احمدیہ کے ارشادات کے تابع انصاراللہ نیکی کے ہر میدان میں آگے ہی آگے ہیں۔ عبادات، عشقِ رسولؐ، محبت قرآن، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، دعوت الی اللہ، وقفِ عارضی، تربیت اولاد، اعلیٰ اخلاق کا قیام اِن سب امور میں انصاراللہ ہراول دستہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ خلافت کے لئے دعائیں کرنے، امام وقت سے مشورہ لینے میں انصاراللہ کا کردار مشعلِ راہ ہے۔ مجلس انصاراللہ خلیفہ وقت کی سلطانِ نصیر ہے۔ اس کا دست و بازو ہے۔ الحمد لله علی ذالك

ایڈیٹر کی ڈاک

محترم مجید احمد بشیر صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ:

ماہنامہ انصاراللہ کا 75 سالہ خصوصی نمبر موصول ہوگیا ہے۔ ماشاء اللہ بہت ہی زبردست کوشش ہے۔ مجلس انصاراللہ کی 75 سالہ تاریخ کو نہ صرف مضامین کی بلکہ اعداد و شمار اور نادر تصاویر کی شکل میں انتہائی مختصر انداز میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اور یہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نادر مواد مہیا ہو گیا ہے۔ امید ہے جب انصاراللہ اپنے سو سال پورے کرنے پر کوئی نمبر شائع کرے گی تو یہ شمارہ اس موقع کے لئے بھی انتہائی مفید ہوگا۔

شمارہ نے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے قرآن، حدیث، کلام الامام، فارسی و اردو منظوم کلام کو بھی جگہ دی ہے۔ شمارہ کے آغاز میں پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اپنے پیارے انصار بھائیوں کے لئے 75 سال کے موقع پر خصوصی پیغام نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کے پیغام میں قیمتی نصائح شامل ہیں۔ ایک جاری حسین داستان کے نام پر اداریہ انتہائی خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ نحن انصار الله، ارشادات خلفائے کرام، حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر اپنی کم مائیگی کا بھی احساس ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ دیگر مضامین بھی پڑھنے کے لائق ہیں۔ خصوصاً بیرون ممالک میں انصاراللہ کی تاریخ پر ایک طائرانہ نظر پیش کر کے ایک قاری پر ایک اور احسان کر دیا ہے۔ بیرون ممالک انصاراللہ کی مساعی دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے سرسبز ہو جاتا ہے۔ تشنگی تو ہے لیکن موجودہ حالات میں اتنی کم جگہ پر جتنا مواد تحریری طور پر جائزوں اور اعداد و شمار کی شکل میں انتہائی نایاب اور تصاویری انداز میں پیش کر دیا ہے۔ اس پر محترم صدر صاحب مجلس، مکرم قائد صاحب اشاعت، مکرم ایڈیٹر صاحب اور ان کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب۔قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

مجلس شوریٰ انصاراللہ پاکستان 2015ء

مجلس انصاراللہ پاکستان کی سالانہ مجلس شوریٰ 29,28 نومبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مجلس شوریٰ کے ممبران کی پاکستان بھر سے آمد کا سلسلہ 27 نومبر کو ہی شروع ہوگیا تھا اور 28 نومبر کو بھی دن بھر جاری رہا۔ ممبرانِ شوریٰ کے قیام کا انتظام سرائے ناصر، گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ، گیسٹ ہاؤس وقف جدید اور سرائے مسرور میں کیا گیا تھا۔ طعام گاہ دفاتر جلسہ سالانہ کے لان میں جبکہ قیام الصلوٰۃ کا انتظام ایوان محمود کے مغربی لان میں کیا گیا تھا۔

مجلس شوریٰ کا افتتاحی اجلاس مورخہ 28 نومبر 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب وعشاء 6 بجے شام ایوان محمود میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت وعہد کے بعد محترم صدر مجلس نے ممبران شوریٰ سے افتتاحی خطاب میں شوریٰ کی روایات و آداب اور اہمیت وضرورت کے بارہ میں رسول کریم ﷺ کا مشاورت کے لئے نمونہ، اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ، حضرت مصلح موعودؓ اور دیگر خلفاء سلسلہ نے شوریٰ کے حوالے سے جو نصائح فرمائی ہیں وہ بیان کیں اور دعا کروائی۔ بعد ازاں خاکسار نے ایجنڈا پیش کیا۔ جس میں صف دوم، قیادت تعلیم اور قیادت تربیت مجلس انصاراللہ کے علاوہ بجٹ سال 2016ء کی تجویز تھی۔ امسال شوریٰ میں درج ذیل تین تجاویز تھیں۔

1۔ تجویز۔ از مجلس ڈیفنس ناصر لاہور بابت شعبہ صف دوم:

"2004ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نظام وصیت میں شمولیت کی ہدایت فرماتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ 2008ء تک خلافت کو قائم ہوئے سو سال پورے ہونے پر کم از کم پچاس فیصد چندہ دہندہ اس نظام میں شامل ہوں۔ لیکن اس ٹارگٹ کو تا حال پورا نہیں کیا جاسکا۔ مجلس انصاراللہ اپنے دائرہ کار میں ہر سطح پر مؤثر کاروائی کے ذریعے جلد از جلد یہ ہدف حاصل کر کے اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کو پورا کرنے والی بنے"

2۔ تجویز از مجلس انصاراللہ علاقہ بہاولپور۔ قیادت تعلیم وقیادت تربیت: "حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی اور مقام کے بارے میں آگاہی اور انصار کا خلافت سے تعلق مستحکم کرنے کیلئے مجلس شوریٰ انصاراللہ میں پیش کر کے عہدیداران اور ممبران شوریٰ سے مؤثر کاروائی کے ذریعہ عملدرآمد کروائے"

3۔ تجویز از قیادت مال، بجٹ آمد وخرچ مجلس انصاراللہ پاکستان 2016ء:

مذکورہ تجاویز کے لئے دو سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ پہلے روز اجلاسِ شوریٰ میں مکرم مجید احمد بشیر صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ لاہور نے صدر مجلس کی معاونت کی۔ 7:15 بجے شام صدر و نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ پاکستان کے انتخاب کی کارروائی محترم چوہدری حمیداللہ صاحب نمائندہ حضور انور کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ صدر اجلاس نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد خاکسار خواجہ مظفر احمد قائد عمومی نے قواعد انتخاب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے منظور شدہ 12 نام برائے

نائب صدر اور 4 نام برائے نائب صدر صف دوم پیش کیے ۔بعد ازاں محترم صدر مجلس نے بالترتیب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب کروایا۔انتخاب کی کارروائی کی رپورٹ محترم صدر مجلس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی ۔جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس انصار اللہ پاکستان برائے سال 2016-17ء کے لئے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب اور نائب صدر صف دوم برائے سال 2016-17ء کیلئے مکرم محمد محمود طاہر صاحب کی منظوری عطاء کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:

''ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور محمود طاہر صاحب کی منظوری ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو احسن رنگ میں کام کی توفیق عطاء فرمائے'' آمین

اجلاسات سب کمیٹیز: دونوں سب کمیٹیز کے اجلاسات رات 9:30 بجے سرائے ناصر نمبر 2 کے زیریں اور بالائی ہال میں ہوئے۔پہلی سب کمیٹی برائے تجویز نمبر 1 بابت صف دوم اور تجویز نمبر 2 بابت قیادت تعلیم اور قیادت تربیت کا اجلاس سرائے ناصر نمبر 1 میں زیر صدارت مکرم عبدالرزاق صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ آزاد کشمیر منعقد ہوا۔تمام ممبران شامل تھے۔اس کمیٹی کے دو سیکرٹریان مکرم محمد محمود طاہر صاحب اور مکرم مظفر احمد درّانی صاحب تھے۔دوسری سب کمیٹی برائے تجویز نمبر 3 بابت قیادت مال کا اجلاس سرائے ناصر نمبر 2 میٹنگ روم میں زیر صدارت مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ فیصل آباد منعقد ہوا۔تمام ممبران شامل تھے۔اس کمیٹی کے سیکرٹری مکرم سید میر غلام احمد فرخ صاحب تھے۔

شوریٰ کا دوسرا روز

مجلس شوریٰ کے دوسرے دن کی کارروائی 8:30 بجے ایوان محمود میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوئی۔دعا کے بعد خاکسار خواجہ مظفر احمد قائد عمومی نے ماڈل کالونی کراچی کی طرف سے موصولہ تجویز (روشدہ) پیش کی جس کی مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان نے سفارش نہیں کی تھی اور حضور انور کا ارشاد تھا کہ ''ضرورت نہیں''۔بعد ازاں گزشتہ سال 2014ء کے فیصلہ جات شوریٰ کی رپورٹ تعمیل فیصلہ جات بابت تجویز نمبر 1 اور 2 خاکسار خواجہ مظفر احمد قائد عمومی نے پیش کی اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت اور مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت نے اپنے اپنے شعبہ کے بارے میں رپورٹس پیش کیں۔

اس کے بعد امسال کی تجویز کے حوالے سے سب کمیٹی نمبر 1 تجویز بابت صف دوم اور قیادت تعلیم اور قیادت تربیت کی رپورٹ صدر کمیٹی مکرم عبدالرزاق صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ آزاد کشمیر نے پیش کی۔اس کارروائی کے دوران مکرم عبدالحمید گوندل صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ گوجرانوالہ نے صدر مجلس کی معاونت کی۔رپورٹ سب کمیٹی پیش ہونے کے بعد 8 ممبران شوریٰ مکرم حمید عارف صاحب، مکرم محمد احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب، مکرم منیر مسعود صاحب، مکرم عبدالحمید گوندل صاحب، مکرم لئیق احمد خان صاحب، مکرم مرزا فضل احمد صاحب اور مکرم محمد ارشد خان صاحب نے کمیٹی کی سفارشات کے بارہ میں اپنی آراء اور خیالات کا اظہار کیا۔جس کے بعد صدر مجلس نے وضاحت فرمائی کہ عہدیداران کے علاوہ ایک بہت اہم اس

وقت جو ہمارے سارے مخاطب ہیں وہ ممبران شوریٰ ہیں ۔نمائندگان میں سے اگر چند ایک باقی ہیں تو وصیت کر کے اپنا نمونہ پیش کریں ۔نیز فرمایا کہ وصیت روحانیت اور تقویٰ کی قربانی ہے یہ صرف مالی قربانی نہیں ، مالی قربانی تو ایک آغاز ہے۔جس سے ایک طہارت عطا ہوتی ہے اور تزکیہ نصیب ہوتا ہے ایثار کی توفیق ملتی ہے ۔تاریخ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے اموال کو بڑھاتا ہے ان کے تقویٰ کو برکت دیتا ہے ۔اس کے بعد مجلس شوریٰ نے سب کمیٹی نمبر **1** کی سفارشات بابت تجویز نمبر **1** (صف دوم) منظور کئے جانے کی سفارش کی ۔اس کے بعد **4** ممبرانِ شوریٰ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب، مکرم سید منیر احمد صاحب، مکرم رشید احمد تنویر صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے تجویز نمبر **2** بابت قیادت تعلیم وقیادت تربیت اپنی اپنی آراء پیش کیں ۔جس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس نے تجویز کے حوالے سے ضروری امور بیان فرمائے ۔نیز فرمایا کہ جہاں ممکن ہوگا اس مقصد کے حصول کے لئے مرکز میں بھی اور دیگر جگہوں پر بھی اس حوالے سے سیمینار منعقد کئے جائیں ۔فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مقام اور دعاوی کے بارے میں تحریرات اور کتب موجود ہیں ہمارے نصاب میں بھی رکھی جاتی ہیں ۔ہر کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ نے اصولی طور پر ان باتوں کو واضح کیا ہوا ہے اصل تو یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعودؑ کی وہ کتابیں پڑھنی چاہئیں ۔پھر مجلس شوریٰ نے سب کمیٹی نمبر **1** کی سفارشات بابت تجویز نمبر **2** (قیادت تعلیم وقیادت تربیت) منظور کئے جانے کی سفارش کی ۔

سب کمیٹی نمبر 2 تجویز بابت قیادت مال: اس کی رپورٹ صدر کمیٹی مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ فیصل آباد نے پیش کی ۔اس تجویز کی رپورٹ اور آراء کے دوران بھی محترم صدر مجلس کے ساتھ مکرم خالد سیف اللہ صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ اسلام آباد نے معاونت کی ۔بجٹ کے بارے میں **7** نمائندگان شوریٰ مکرم عبدالحمید گوندل صاحب، مکرم عبدالباسط صاحب، مکرم رزاق طاہر صاحب، مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب، مکرم مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم عبدالرحمٰن یوسف صاحب اور مکرم فہیم الدین ارشد صاحب نے اپنی اپنی آراء پیش کیں ۔جس کے بعد محترم صدر مجلس نے درج ذیل وضاحت فرمائی کہ ’’خلافت سے وابستگی کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ایک حصہ اس میں سے بھی کمیٹی اڈاپٹ کرلے تو وہ زیادہ مناسب ہوگا کیونکہ خطبات اور خطابات سننے کا تو ذکر ہے لیکن جو قرآن شریف میں ان دونوں باتوں کو اکٹھا کیا گیا سمعنا واطعنا سننا کس لئے ہے اس لئے کہ اس پر عمل کرنا ہے ۔اس لئے یہاں شامل کرنا چاہئے کہ خطبات اور خطابات سننے اور ان پر عمل درآمد کے لئے ہر سطح پر ان کی دہرائی کا مناسب انتظام کریں ۔مزید فرمایا کہ محض خطبات سننے پر زور کافی نہیں بلکہ سننے اور ان پر عمل درآمد کے لئے ہم ساتھ ساتھ جائزے لیں اور اپنا محاسبہ کرتے رہیں ۔نیز فرمایا کہ ایک پہلو یہ ہے کہ دعائیہ خطوط لکھوائے جائیں ۔ہم نے کوئی زبردستی خطوط نہیں لکھوانے ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ ان کی معاونت کردیں ۔بہت بڑا طبقہ دیہات میں ایسا ہے جو پڑھا لکھا نہیں ہے وہ بے چارے اس لئے محروم رہ جاتے ہیں کہ ان کو خط لکھنا نہیں آتا یا وہ حالات میسر نہیں ۔اگر ان کو خطوط لکھوا کر آگے بھجوانے یا فیکس کا کوئی انتظام کروادیں تو یہ معاونت ہوگی‘‘ اور مجلس شوریٰ نے سب کمیٹی نمبر **2** کی سفارش پر بجٹ **2016**ء مجلس انصاراللہ پاکستان بالاتفاق منظور کئے جانے کی سفارش کی ۔بعد ازاں تلقین عمل کا پروگرام ہوا۔جس میں قائدین

کرام شعبہ تربیت، عمومی، ذہانت وصحتِ جسمانی، اشاعت اور تعلیم القرآن نے اپنے اپنے شعبہ جات کے بارہ میں مختصر ہدایات دیں اور قائدین کرام نے ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصاراللہ **2015**ء کے حوالے سے اہداف کے اہم پہلو اور آئندہ سال **2016**ء کے لئے اہم کام ممبران شوریٰ کے سامنے پیش کئے۔ بعد ازاں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نومنتخب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی منشاء کے مطابق کام کرنے کی طرف نیز جماعت کے قیام کو مدّ نظر رکھ کر تنظیم کے مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ کی طرف توجہ دلائی۔ نیز قرآن پڑھنے، کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ کرنے اور خطباتِ امام سننے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعاؤں کی درخواست کی۔ بعد ازاں حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے اختتامی خطاب میں حضور انور کے ڈائمنڈ جوبلی میں انصاراللہ سے خطاب میں نصائح پر عمل درآمد کی طرف توجہ دلائی نیز امسال شوریٰ لجنہ میں حضور کے پیغام کے نکات تربیت اولاد اور خلافت سے تعلق وغیرہ کے حوالہ سے حقیقی انصار بن کر عبادات اور دعاؤں کے عملی نمونے دکھانے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز گزشتہ **6** سالہ دور میں عہدیداران وانصار کے تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ دعا کروائی اور حسبِ پروگرام نماز ظہر وعصر کے بعد دفاتر جلسہ سالانہ کے لان میں نمائندگان شوریٰ کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ مجلس شوریٰ **2015**ء میں **495** ممبران نے شمولیت فرمائی۔

مجلس شوریٰ انصاراللہ کا **2** روزہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے عین وقت پر شروع ہو کر بروقت نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا اور نمائندگان شوریٰ نیا عزم وحوصلہ اور ولولہ لے کر اپنے اپنے مقامات کی طرف بخیریت واپس ہوئے۔ اس موقع پر درج ذیل انتظامیہ شوریٰ مجلس انصاراللہ نے مقدور بھر حفاظتی اقدامات اور مہمانوں کی ضروریات، آرام وغیرہ کا خاص خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان خدمت کرنے والے منتظمین، نائبین اور معاونین کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

انتظامیہ شوریٰ انصاراللہ 2015ء

1	منتظم اعلیٰ	مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب
2	منتظم رابطہ، روشنی وٹرانسپورٹ	خاکسار خواجہ مظفر احمد
3	منتظم رجسٹریشن	مکرم مشہود احمد صاحب
4	طعام	مکرم امین الرحمٰن صاحب
5	نظم وضبط اندرون وبیرون	مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب
6	طبی امداد	مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب
7	رہائش	مکرم مرزا فضل احمد صاحب
8	تیاری ہال واسٹیج واستقبال والوداع	مکرم مظفر احمد درانی صاحب
9	صفائی وآب رسانی	مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب
10	تربیت	مکرم حنیف احمد محمود صاحب

بسلسلہ فیصلہ جات شوریٰ مجلس انصاراللہ پاکستان 2016ء

فیصلہ جات شوریٰ مجلس انصاراللہ پاکستان منعقدہ 28,29 نومبر 2015ء

تجویز نمبر 1۔ از مجلس ڈیفنس ناصر لاہور بابت شعبہ صف دوم

2004ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نظام وصیت میں شمولیت کی ہدایت فرماتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ 2008ء تک خلافت کو قائم ہوئے سو سال پورے ہونے پر کم از کم پچاس فیصد چندہ دہندہ اس نظام میں شامل ہوں۔ لیکن اس ٹارگٹ کو تا حال پورا نہیں کیا جا سکا۔ مجلس انصاراللہ اپنے دائرہ کار میں ہر سطح پر موثر کاروائی کے ذریعے جلد از جلد یہ ہدف حاصل کر کے اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کو پورا کرنے والی ہے۔

اس تجویز کے لئے سب کمیٹی شوریٰ نمبر 1 نے حسب ذیل سفارشات مجلس شوریٰ میں پیش کرنے پر اتفاق کیا۔

-1 رسالہ الوصیت تمام غیر موصی انصار کو مہیا کیا جائے اور اسے پڑھنے کی تلقین کی جائے۔

-2 حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات بابت وصیت ماہنامہ انصاراللہ کے ہر شمارہ میں شائع کئے جائیں نیز شعبہ صف دوم کی طرف سے ہر ماہ وصیت کی اہمیت و برکات کی بابت سرکلرز جاری کئے جائیں جو مجالس میں اجلاسات کے دوران سنائے جائیں۔

-3 ماہنامہ انصاراللہ کا ایک ماہ کا شمارہ خصوصیت کے ساتھ 2016ء کی پہلی ششماہی میں وصیت کے موضوع پر شائع کیا جائے۔

-4 حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''سو فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام میں شامل ہوں، چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اپریل 2006ء۔ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 195)
کی روشنی میں انصاراللہ کے تمام عہدیداران سے کام شروع کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ انصاراللہ کی ہر سطح کے ممبران عاملہ بشمول ممبران شوریٰ نظام وصیت میں شامل ہو جائیں۔

-5 مرکز سے عاملہ کی منظوری دیتے وقت غیر موصی عہدیداران کو وصیت کرنے کی تحریک پر مبنی خط تحریر کر دیا جائے۔

-6 2016ء کو وصیت کے سال کے طور پر منایا جائے اور اجلاسات عام میں وصیت کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔

-7 موصی انصار اپنے اہل خانہ و اولاد کو نظام وصیت میں شامل کرنے کی کوشش کریں نیز مؤثر افراد اس سلسلہ میں غیر موصی افراد کو نظام وصیت میں شامل کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔

-8 نظام وصیت کے بارہ میں M.T.A کے تعاون سے ایک ڈاکومنٹری تیار کروائی جائے جسے M.T.A کے علاوہ مجالس میں اجلاسات عام کے دوران بھی دکھایا جائے۔

-9 جو انصار وصیت کرنے کا ارادہ ظاہر کریں انہیں نہ صرف وصیت فارم مہیا کئے جائیں بلکہ انہیں پر کرنے کی راہنمائی

اور ضروری جماعتی کارروائی کروانے کیلئے عہدیداران اس کی معاونت بھی کریں۔

-10 نظام وصیت کی اہمیت اجاگر کرنے اور غیر موصیان سے رابطہ کرنے کیلئے مرکزی سطح پر ممبران عاملہ اور دیگر نمائندگان انصاراللہ مثلاً مربی صاحب اصلاح و ارشاد و انسپکٹران مال مجالس کے دورہ جات کے دوران خصوصی توجہ دلائیں۔ مجلس شوریٰ نے سب کمیٹی کی سفارشات بابت تجویز نمبر 1 منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے سفارشات مجلس شوریٰ حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا کہ "**اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے**" **آمین**

تجویز نمبر 2: از مجلس انصاراللہ علاقہ بہاولپور۔ بابت قیادت تعلیم و قیادت تربیت

"حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی اور مقام کے بارے میں آگاہی اور انصار کا خلافت سے تعلق مستحکم کرنے کیلئے۔ مجلس شوریٰ انصاراللہ میں پیش کر کے عہدیداران اور ممبران شوریٰ سے مؤثر کاروائی کے ذریعہ عملدرآمد کروائے"

اس تجویز کے لئے سب کمیٹی شوریٰ نمبر 1 نے حسب ذیل سفارشات مجلس شوریٰ میں پیش کرنے پر اتفاق کیا۔

1 مجلس کے اجلاسات میں حضرت مسیح موعود کے مقام اور دعاوی کے عنوان پر سیمینارز میں تقاریر ہوں اور سوال و جواب کی طرز پر موضوع کو واضح کیا جائے۔

2 ہر ناصر اپنے گھر میں فیملی کلاسز کے ذریعہ اپنے گھر کے افراد پر اس مضمون کو واضح کرے۔

3 ہر سطح پر اس موضوع پر انعامی مقابلہ جات کروائے جائیں۔

4 ماہنامہ انصاراللہ میں حکمت عملی سے ایسے مضامین کی اشاعت کی جائے اور دیگر جماعتی اخبار و رسائل کو بھی بھجوائے جائے۔

5 اس سلسلے میں اس موضوع پر ضروری مواد مرکز کی طرف سے مجالس کو مہیا کیا جائے۔

خلافت سے وابستگی:

1 تمام عہدیداران انصاراللہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و خطابات کے سننے اور ان پر عملدرآمد کے لئے ہر سطح کی میٹنگز اور اجلاسات میں ان کی دہرائی و یاددہانی کا مناسب انتظام کریں۔

2 دوران سال انصار کے کم از کم 10 فیصد مزید گھروں میں MTA دیکھنے کے انتظام کو یقینی بنایا جائے۔

3 خلافت سے تعلق مستحکم کرنے کے لئے انصار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کی تحریک کی جاتی رہے اور ایسے انصار جو دعائیہ خطوط لکھنے میں باقاعدہ نہیں ان کی معاونت بھی کی جائے۔

4 خلافت سے وابستگی کے حوالے سے بکثرت ہر سطح پر پروگرام منعقد کئے جائیں۔

مجلس شوریٰ نے سب کمیٹی کی سفارشات بابت تجویز نمبر 2 منظور کئے جانے کی سفارش کی محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے سفارشات مجلس شوریٰ بابت تجویز نمبر 2 حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا کہ "**اللہ تعالیٰ توفیق دے**" **آمین**

مکرم مظفر احمد دُرانی صاحب

ہمارا جلسہ سالانہ

بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے احباب جماعت کی تعلیم و تربیت، دعوت الی اللہ اور دیگر کئی نیک مقاصد کے لئے اذنِ الٰہی سے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی جس کا مبارک آغاز 27 دسمبر 1891ء کو بیت اقصیٰ قادیان سے ہوا۔ اسی جلسہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر فرمودہ کتاب ''آسمانی فیصلہ'' کا مضمون حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ سیدنا حضرت اقدس امام الزماں علیہ السلام نے اس جلسہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین حق) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 281)

چنانچہ یہ جلسہ سالانہ اپنی پوری روایات اور شان و شوکت کے ساتھ جاری رہا، سال بسال اس کے شاملین میں اضافہ ہوتا رہا اور مختلف اقوام و ملل کے لوگ اس میں شامل ہو کر پیشگوئی کو سچا ثابت کرتے رہے اور جماعت کی امن پسندانہ اور بھائی چارے کی تعلیم کی تائید کرتے ہیں۔ اس جلسہ کی پیشوایانِ مذاہب والی نشست انسانیت زندہ باد کی منہ بولتی تصویر ہوتی ہے۔ اس جلسہ کو 1891ء سے لے کر 1946ء تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی برکت حاصل رہی پھر داغ ہجرت کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ 1991ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور 2005ء کے جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہوئے۔

جلسہ سالانہ ربوہ: قیامِ پاکستان کے بعد 1948ء میں ربوہ میں بھی جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا جبکہ ربوہ بھی ایک نوزائیدہ بستی تھی۔ اس بستی کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کا جلسہ بھی اپنی ابتدائی منازل طے کرتا ہوا 80 کی دہائی کے شروع میں اپنے عروج کو پہنچ چکا تھا۔ 1983ء کا جلسہ سالانہ ربوہ کا آخری جلسہ تھا جس میں شاملین کی تعداد تقریباً تین لاکھ تھی۔ ملک کے کونہ کونہ سے ہر طبقہ کے احمدی اور کئی ملکوں کے نمائندگان اس میں شامل ہوتے۔ تقاریر چونکہ ملکی زبان اردو میں ہوتی تھیں اس لئے غیر ملکی مہمانوں کے فائدہ کے لئے جلسہ کی تقاریر کا ساتھ ساتھ کچھ زبانوں میں ترجمہ بھی شروع کر دیا گیا تھا۔

جلسہ کے دن قریب آتے تو ربوہ کے دن ہی بدل جاتے تھے۔ ربوہ کا ہر باسی حسبِ توفیق اسے غریب دلہن کی طرح سجانے میں لگ جاتا، جلسہ کے مہمانوں کے استقبال اور قیام و طعام کے لئے ہنگامی طور پر غیر معمولی انتظامات کئے جاتے۔ باہر سے تشریف لانے والے لاکھوں مہمان اس چھوٹی سی بستی میں سما جاتے اور بااحسن ان کی ضروریات پوری ہو

جاتیں۔ ربوہ کا ہر گھر بلکہ ہر عمارت مہمانوں سے بھر جاتی، ربوہ کی گلیوں اور بازاروں میں انسانوں کا ایک منظّم سیلاب بہنا شروع ہوجاتا جبکہ جلسہ کے علمی پروگرام کے وقت ساری مخلوق اپنے اپنے جلسہ گاہوں میں سکون ومحبت سے جا بیٹھتی اور بیوت نمازیوں سے لبالب بھر جاتیں۔ یہ نظارہ بڑا ہی ایمان افروز اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتا۔ لوگ ایک جلسہ سے واپس لوٹتے تو آئندہ جلسہ میں شرکت کا عزم باندھتے اور اس میں شرکت کی تیاری سال بھر کرتے رہتے۔ اس جلسہ کی افادیت اور ہمہ گیری مخالفین وحاسدین سے برداشت نہ ہوسکی تو 1984ء سے دیگر بنیادی حقوق کے ساتھ ساتھ اس جلسہ کے انعقاد کی اجازت بھی سلب کر لی گئی۔ اس طرح اہلِ وطن ایک بہت ہی مفید اور نافع الناس پروگرام سے محروم ہوگئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے جو وعدے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے تھے ضرور تھا کہ وہ پورے ہوتے۔ چنانچہ آج دنیا کے بیسیوں ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسے منعقد ہورہے ہیں۔ خاکسار آج ان چند ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ کا نہایت اختصار سے ذکر کررہا ہے جن میں راقم الحروف کو شرکت کی سعادت حاصل ہوئی اس لیے خاکسار خود جلسہ سالانہ کی ان ترقیات وبرکات اور وسعت کا چشم دید گواہ ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ انگلستان: اگرچہ جماعت کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ بھی کئی ممالک میں شروع ہو چکا تھا لیکن ربوہ کے جلسہ کی بندش کے باعث بیرونی ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ زیادہ اہمیت حاصل کرتے گئے۔ انگلستان کا جلسہ سالانہ جو پہلے بیوت یا ہالز میں منعقد ہوا کرتا تھا 1984ء کے بعد کھلے میدانوں کا متقاضی ہوا جس کے لئے ٹلفورڈ کے علاقہ میں ایک وسیع قطعہِ زمین خرید کر اس کا نام اسلام آباد رکھا گیا۔ وہاں انگلستان کا جلسہ سالانہ ہونا شروع ہوا۔ خلیفۂ وقت کی وہاں پر موجودگی کے باعث یہ جلسہ بھی مرکزی حیثیت اختیار کرگیا اور دور دور کے ممالک کے فدائی جوق در جوق اس میں شریک ہونے لگے۔ یہاں تک کہ جب یہ جگہ بھی جلسہ کے لئے چھوٹی پڑگئی تو Walton کے علاقہ میں ایک سو ایکڑ سے زائد کا قطعہِ زمین خرید کر اس کا نام حدیقۃ المہدی رکھا گیا اور وہاں جلسہ ہونے لگا۔ یہ صحیح معنوں میں جنگل میں منگل کا منظر پیش کرتا ہے۔ جلسہ کے دنوں میں اس ویرانے میں ایک عارضی شہر آباد ہوجاتا ہے اور دنیا بھر سے جماعتی وسرکاری نمائندگان وہاں کھنچے چلے آتے ہیں۔ یہیں سے جلسہ سالانہ کی کارروائی سیٹلائٹ کے ذریعہ براہِ راست دنیا بھر میں دیکھی اور سنی جاتی ہے بلکہ دنیا بھر میں جہاں امام جماعت احمدیہ جلسہ سے مخاطب ہوتے ہیں، وہ پروگرام MTA کی وساطت سے دنیا بھر میں براہِ راست نشر ہوتا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ جرمنی: جرمنی کا جلسہ سالانہ بھی ایک تاریخی حیثیت اختیار کرچکا ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریباً ہر سال ہی اس جلسہ میں بھی رونق افروز ہوتے ہیں۔ بلکہ 2001ء کا عالمی جلسہ سالانہ بھی یہیں منعقد ہوا تھا کیونکہ اس سال مویشیوں کی بیماری کے باعث انگلستان کا جلسہ سالانہ نہیں ہوسکا تھا جس کی حاضری ساٹھ ہزار کے قریب تھی۔ پہلے یہ جلسہ منہائم کی مئی مارکیٹ کے وسیع ہال اور احاطہ میں منعقد ہوتا تھا جہاں حسبِ ضرورت مارکیاں لگائی جاتی تھیں۔ جب

یہ جگہ چھوٹی پڑگئی تو اب یہ جلسہ ''کالسوئے'' کے وسیع وعریض ہالوں میں منعقد ہوتا ہے جو جماعتی اور جلسہ کی روایات کا مکمل عکاس ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کینیا: کینیا میں بھی جلسہ سالانہ بہت سالوں سے ہو رہا ہے۔ پہلے یہ جلسہ ملک کے مختلف صوبوں اور جماعتوں میں بدل بدل کر منعقد کیا جاتا تھا جس سے اس صوبہ اور علاقہ کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شرکت کا موقع مل جاتا تھا۔ اب یہ جلسہ ملک کے مرکز نیروبی میں ہی منعقد ہوتا ہے۔ 2005ء کے جلسہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے بھی اپنی شرکت سے جلسہ کو رونق بخشی۔

جلسہ سالانہ تنزانیہ: تنزانیہ جماعت کا جلسہ بھی ہر سال مختلف جماعتوں میں منعقد ہوتا تھا۔ پھر جماعت کے ملکی مرکز دارالسلام کی مرکزی بیت میں ہونا شروع ہوا۔ بیت چھوٹی پڑی تو جلسہ کرائے کے ہالوں میں منعقد ہونا شروع ہوا۔ پھر جب شاملین جلسہ کی تعداد ہالوں سے بھی بڑھ گئی تو جلسہ دارالسلام شہر کے سنٹر میں واقع 'منازی موجا پارک' میں منعقد ہونے لگا جس میں ملک کے صدر، وزیر اعظم اور مختلف وفاقی وزراء یا ان کے نمائندگان اور مختلف ممالک کے سفراء بھی شرکت فرماتے تھے۔ اب یہ جلسہ احمدیہ سیکنڈری سکول کیتونگا میں کامیابی سے منعقد ہوتا ہے۔ 2005ء کے جلسہ میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔

جلسہ سالانہ گھانا: گھانا کے جلسہ سالانہ کو بھی ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ پہلے یہ جماعتی مرکز سالٹ پانڈ میں ناریل کے وسیع باغ میں منعقد ہوا کرتا تھا۔ پھر جماعتی مرکز کے اکرا منتقل ہونے سے وہاں پر پچیس ایکڑ زمین خرید کر جلسہ گاہ بنائی گئی جس کا نام بستانِ احمد رکھا گیا۔ یہاں سالہا سال نہایت کامیابی سے جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا۔ پھر یہ جگہ چھوٹی پڑ جانے سے چار سو ایکڑ کا قطعہء زمین خرید کر نئی جلسہ گاہ بنائی گئی۔ 2008ء کا جلسہ سالانہ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی تھی اسی نئی جلسہ گاہ میں منعقد ہوا تھا جس کی حاضری ایک لاکھ نفوس سے زائد تھی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو دعائیں دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم وغم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 282)

اللہ کرے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی دعائیں شاملین جلسہ کے حق میں بڑی شان سے قبول ہوں۔ اللّٰھم امین

مکرم عنایت اللہ سیف صاحب۔تنزانیہ

مجلس انصاراللہ تنزانیہ کے گزشتہ 25 سالوں پر ایک نظر

مجلس انصاراللہ تنزانیہ کا پہلا باقاعدہ اجتماع 1990ء کے جلسہ سالانہ تنزانیہ کے موقع پر ہوا۔جس میں زیادہ تر اُن انصار نے شرکت کی جو جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئے تھے۔اس موقع پر انصاراللہ کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ نے اجتماع کے موقع پر اختتامی دعا کروائی۔2002ء تک مجلس انصاراللہ تنزانیہ اپنا سالانہ اجتماع جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی منعقد کرتی رہی۔تاہم 2003ء سے یہ سالانہ اجتماع جلسہ سالانہ کے علاوہ کسی اور تاریخ پر منعقد کیا جارہا ہے۔

2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تنزانیہ کا دورہ فرمایا۔اس موقع پر مجلس انصاراللہ تنزانیہ کی مرکزی عاملہ کے ساتھ ایک میٹنگ میں آپ نے تمام اراکین کو مجلس انصاراللہ کے دستوراساسی کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی اور اُس میں درج ہدایات کے مطابق کام کرنے کی تلقین فرمائی۔

2007ء میں دستوراساسی انصاراللہ کا سواحیلی زبان میں ترجمہ ہوا تا کہ مجلس عاملہ کے ممبران اپنے سپرد کاموں کو کماحقہٗ ادا کرسکیں۔خدا تعالیٰ کے فضل سے 2008ء سے نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاسات باقاعدگی سے منعقد کئے جارہے ہیں۔ 2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے دو سیمینارز بھی منعقد کئے گئے۔جن کے نتیجے میں نیشنل مجلس عاملہ کو دیگر ممبران انصاراللہ سے ملاقات کا موقع ملا اور کام میں بہتری پیدا ہوئی۔مجلس انصاراللہ تنزانیہ نے دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی قدم آگے بڑھایا ہے اور 2009ء سے باقاعدگی کے ساتھ مختلف علاقوں میں پبلک میٹنگز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔جن میں جماعت کا تعارف اور دعوت الی اللہ کے حوالہ سے دیگر امور زیر بحث آتے ہیں۔

2009ء کے اجتماع مجلس انصاراللہ UK کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے مجلس انصاراللہ کو اجازت مرحمت فرمائی کہ مجلس انصاراللہ جماعت کے تعارف پر مبنی بروشرز شائع کر کے دعوت الی اللہ کیلئے استعمال کرے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں مجلس انصاراللہ تنزانیہ بھی ہر سال بروشرز شائع کررہی ہے جو دعوت الی اللہ کیلئے تقسیم کئے جاتے ہیں۔

اسی طرح مجلس انصاراللہ تنزانیہ اپنے ممبران کے علم میں اضافے کی خاطر ایک تربیتی کلاس بھی منعقد کررہی ہے۔یہ کلاس احمدیہ بیت الذکر دارالسلام تنزانیہ میں منعقد کی جاتی ہے۔اس میں دارالسلام شہر کے مختلف حلقوں سے انصار شرکت کرتے ہیں۔اسی طرح مجلس انصاراللہ تنزانیہ نے 2014ء میں حیدری پلازہ ہوٹل میں ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا جس میں جماعتی کتب لوگوں کے سامنے پیش کیا گئیں۔اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مجلس انصاراللہ تنزانیہ کے ایک ممبر نے ایک Book Shop بھی کھولی۔جس کے ذریعہ جماعتی کتب کی فروخت بھی کی جاتی ہے۔

پہلی مجلس شوریٰ 2003ء کے اجتماع پر منعقد ہوئی۔ایک تعطل کے بعد 2008ء سے مجلس انصاراللہ تنزانیہ اپنی مجلس شوریٰ ہر سال اجتماع کے موقع پر منعقد کررہی ہے۔

مرسلہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب۔پشاور

لبرل پاکستان اور دو قومی نظریہ

ماخوذ از روزنامہ ''آج'' پشاور 8 ر دسمبر 2015ء

وزیر اعظم نواز شریف نے گزشتہ دنوں انٹرنیشنل کانفرنس اسلام آباد میں تقریر کرتے ہوئے کروڑوں پاکستانیوں کی خواہشات کے مطابق بیان دیا۔عوام کا مطالبہ ہے کہ پاکستان کا مذہبی انتہاپسندی کا بیانیہ تبدیل کیا جائے۔انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ''قوم کا مستقبل جمہوری اور لبرل پاکستان میں ہے ایک تعلیم یافتہ ترقی پسند مستقبل کے تقاضوں پر نظر رکھنے والا اور تخلیقی صلاحیتوں سے مالا مال پاکستان'' پاکستان کے لئے ان الفاظ سے بہترین الفاظ کا چناؤ ممکن نہیں۔بدقسمتی سے پاکستان کی ایک چھوٹی سی اقلیت جن میں بعض مذہبی علماء، دانشور اور مؤرخین شامل ہیں ''نظریہ پاکستان کے محافظ'' بن کر میدان میں آ گئے اور دھمکی آمیز بیانات کے ذریعے پاکستان کو ایک لبرل ملک بنانے کی مخالفت شروع کی۔مزے کی بات یہ ہے کہ ان میں اکثریت ان افراد اور جماعتوں کی ہے جنہوں نے قیامِ پاکستان کی مخالفت کی تھی۔مولانا فضل الرحمٰن کی پارٹی حکومت میں شامل ہے وہ بھی وزیر اعظم کے وژن کی مخالفت کر رہے ہیں۔کیا یہ ایک کھلا تضاد نہیں ہے؟

ہمیں پڑھائی جانے والی تاریخ نے قوم کو کئی تاریخی مغالطوں کا اسیر بنا دیا۔ایک ایسے ہی ''تاریخی مغالطے'' کا نام دو قومی نظریہ ہے۔اس نظریے سے یہ غلط تاثر پیدا ہوا کہ شاید پاکستان ایک مذہبی ریاست کے طور پر وجود میں آیا ہے۔قائداعظم نے کئی بار اس بات کی وضاحت کی تھی کہ پاکستان ایک مذہبی ریاست (Theocracy) نہیں ہوگا۔ان کا زور ہمیشہ اس بات پر رہا کہ برطانوی ہندوستان کی مسلمان اقلیت کے ساتھ ہندو اکثریت کا رویہ منصفانہ نہیں رہا۔اسی بات کا اعادہ انہوں نے مارچ 1940ء کے مسلم لیگ کے کنونشن میں بھی کیا تھا۔یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ 1920ء اور 1930ء کی دہائیوں میں بعض ہندو انتہاپسندوں نے ہندو نیشنلزم کا نعرہ لگایا تھا۔اُن ہندو انتہاپسندوں میں ایک لالہ ہردیال بھی تھے۔انہوں نے 1925ء میں لاہور کے اخبار پرتاب میں ایک بیان میں کہا تھا کہ ہندوؤں کا مستقبل چار ستونوں پر کھڑا ہے (a) ہندو سنگھٹن (b) ہندو راج (c) مسلمانوں کی شدھی اور (d) سرحدی صوبے اور افغانستان کی فتح اور شدھی (شدھی مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنانے کی مہم تھی)۔ایک اور صاحب جن کا نام وینایک دامودر سیوا کار تھا نے بھی 1925ء میں ''ہندو پد پادشاہی'' نامی کتاب لکھی جس میں انڈیا میں مسلم حکومتوں پر تنقید اور مہاراشٹر کی سربراہی میں ایک ہندو سلطنت کا تصور پیش کیا۔ہندو انتہاپسندی کے ردعمل میں بعض مسلمانوں میں بھی انتہاپسندانہ خیالات پیدا ہوئے تھے لیکن ان کا مسلم لیگ سے یا مسلمان اکثریت سے کوئی تعلق نہ تھا۔پاکستان کے قیام کے مطالبے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مسلمانوں کی سماجی اور معاشی ترقی کو جتنا ممکن ہو یقینی بنایا جائے۔اس مطالبے کا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا کہ ہندو اور مسلمان کے درمیان نفرت کی ایک لکیر کھینچی جائے۔پاکستان کے قیام کا مطالبہ صرف ان علاقوں مشتمل تھا جہاں پر مسلمان واضح اکثریت رکھتے تھے۔یہ بات اہم ہے کہ مسلمان صرف ان علاقوں میں نہیں تھے بلکہ تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے تھے۔اس کا واضح مطلب یہ تھا کہ قیامِ پاکستان کے بعد بھی مسلمانوں کی ایک

بڑی تعداد ہندوستان میں بطور اقلیت آباد رہتی ۔ مسلم لیگ کا مقصد مسلمانوں کو ہندوؤں سے الگ کرنا ہوتا تو وہ کبھی بھی جون 1946ء میں برطانوی حکومت کی کیبنٹ مشن پلان کو منظور نہ کرتی ۔ اس پلان میں متحدہ ہندوستان کے لئے ایک کنفیڈریشن کا تصور پیش کیا گیا تھا جس میں صوبوں کے تین گروپ بنانے تھے ۔ جب عبدالکلام آزاد کی جگہ پنڈت نہرو نے کانگرس کی صدارت سنبھالی تو اس وقت انہوں نے اعلان کیا کہ انگریز کے جانے کے بعد کانگرس اس منصوبے میں ردّو بدل کرسکتی ہے ۔ اس اعلان سے اس منصوبے کا بنیادی مقصد ہی فوت ہوگیا ۔ اب مسلم لیگ کے پاس اس منصوبے کے لئے اپنی منظوری کو واپس لے کر اپنے بنیادی مطالبے یعنی پاکستان کی طرف رجوع کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں رہ گیا تھا۔ اس طرح یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ''مسلمان ہندو کے ساتھ نہیں رہ سکتے'' یا ''دوقومی نظریے'' یا ''ایک مذہبی ریاست'' جیسے نظریات کا پاکستان کے قیام میں کوئی کردار نہیں تھا۔ بلکہ قیام پاکستان میں نہرو کے کیبنٹ مشن پلان سے انکار نے اہم کردار ادا کیا اور نہ آج ہندوستان ایک کنفیڈریشن ہوتا جس میں ہندو اور مسلمان ایک ساتھ زندگی گزار رہے ہوتے ۔ اگر برائے بحث یہ مان بھی لیا جائے (حالانکہ یہ ہر لحاظ سے حقائق کے منافی ہے) کہ پاکستان دوقومی نظریے کی بنیاد پر قائم ہوا تھا تو چلو ہندو مسلم دو الگ قومیں ہیں جس کی وجہ سے ایک ساتھ نہیں رہ سکتے تو الگ ہوگئے لیکن اس میں یہ کہاں لکھا ہے کہ پاکستان میں سراج الحق ،مولانا سمیع الحق اور مولانا فضل الرحمان کی مرضی کا نظام ہوگا ۔ یہ تو جنرل ضیاء الحق والی بات ہے کہ ''اگر قوم اسلامی نظام چاہتی ہے تو میں پانچ سال کے لئے صدر رہوں گا'' ۔ پاکستان تو جمہوری عمل کی نتیجے میں اور 1946ء کے انتخابات کی بنیاد پر قائم ہوا تھا ۔ جمہوریت کا تقاضا یہ ہے کہ جو نظام عوام کی اکثریت چاہتی ہے وہی پاکستان میں نافذ ہوگا ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کی عوام کی اکثریت لبرل اور جمہوری پارٹیوں کو انتخاب میں ووٹ دیتی ہے اور مذہبی پارٹیوں کو عوام نے ہمیشہ مسترد کیا ہے اس لئے اس ملک کا مقدر ہی لبرل اور جمہوری ریاست ہے ۔ ہمیں اس نام نہاد نظریے کو ایک منطقی اور حقائق کی کسوٹی پر پرکھنا چاہئے ۔ دوقومی نظریے کے بارے میں چند سوالات کے جواب ملنے چاہئیں (1) اگر یہ بات سچ ہے کہ مسلمان اور ہندو کسی بھی حالت میں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے تو پھر یہ حقیقت سمجھنے میں مسلمانوں کو کئی صدیاں کیوں لگیں ۔ جب مسلمان ہندوستان کے حکمران تھے تو اس وقت دوقومی نظریہ کہاں تھا ؟ (2) اگر واقعی ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہ سکتے تو پھر کروڑوں مسلمانوں کو ہندوستان میں ہندوؤں کے رحم وکرم پر زندگی گزارنے کے لئے کیوں چھوڑ دیا گیا ہے؟ (3) اگر دوقومی نظریہ آج بھی قابلِ عمل ہے تو پاکستان میں رہنے والے ہندوؤں اور دیگر غیر مسلموں کی کیا حیثیت ہے ۔ اگر وہ مسلمان سے الگ کوئی قوم ہے تو ان کو پاکستان کا قومی شناختی کارڈ کیوں دیا جاتا ہے ۔ یہ لوگ کس حساب میں پارلیمنٹ میں نمائندگی کررہے ہیں؟ (4) ہندوؤں کو چھوڑیں کیا مسلمان آپس میں ایک قوم ہیں؟ اگر تمام مسلمان ایک قوم ہیں تو پھر مالدار مسلمان ممالک غریب مسلمان ممالک کے شہریوں کو شہریت کیوں نہیں دیتے ۔ اگر مسلمان ایک قوم ہیں تو پھر دنیا بھر کے مسلمانوں کو انڈیا کے مسلمانوں سمیت پاکستان آنے کے لئے ویزے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ (5) اگر دوقومی نظریہ ہی مسلمانوں کو متحد رکھنے کی واحد وجہ تھی تو پھر آخر بنگلہ دیش کے مسلمان جانوں کی قربانی دے کر مغربی پاکستان سے الگ کیوں ہوئے ؟ اس کا واضح مطلب ہے کہ ایک قوم بنانے کے لئے صرف مذہب ہی کافی نہیں بلکہ اس کے مزید لوازمات بھی ہونے چاہئیں ۔

دوقومی نظریے کی بنیاد پر سیاست صرف ہندوستان میں نہیں ہوتی بلکہ ابن خلدون کی ''عصبیت'' کے فلسفے کی پیروی کرتے ہوئے دیگر ممالک کو بھی تقسیم کرنے کے لئے دوقومی نظریے کا سہارا لیا گیا ہے۔ آیئے دوقومی نظریے کی بنیاد پر ایک ملک کی سیاسی تقسیم کی دیگر مثالیں بھی دیکھیں۔ آئرلینڈ میں عیسائیوں کے دو فرقوں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے درمیان شدید نفرت تھی۔ اس دوران تھامس میکنائیٹ نے 1896ء میں ''Ulster As it is'' نامی کتاب شائع کی۔ اس کتاب میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ آئرلینڈ کے شمالی علاقے میں رہنے والے پروٹسٹنٹ باقی آئرلینڈ میں رہنے والے کیتھولک سے الگ قوم ہے۔ یہ ''دوقومی نظریہ'' بعد میں دیگر مصنفین مثلاً مونی پینی نے بھی استعمال کیا۔ اس نظریے کی بنیاد پر آئرلینڈ کو 1922ء میں دو حصوں میں تقسیم کیا گیا اور اس طرح شمالی آئرلینڈ برطانیہ کا حصہ بنا اور آئرش ریپبلک کا ملک وجود میں آیا۔ تقسیم کے 90 سال بعد بھی اس تقسیم کے اثرات اب تک موجود ہیں۔

پاکستان کے نظام کے بارے میں قائد کے الفاظ قابلِ غور ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ''وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہ رہے گا اور مسلمان مسلمان نہیں رہے گا۔ مذہبی بنیادوں پر نہیں کیونکہ مذہب ہر انسان کا ذاتی مسئلہ ہے بلکہ سیاسی بنیادوں پر یہ دونوں ایک ہی پاکستانی قوم کے باشندے بن جائیں گے''۔ قائداعظم نے 11 اگست 1947ء کو اپنے ان تاریخی الفاظ کے ساتھ یہ واضح کر دیا تھا کہ پاکستان مسلمانوں کی ایک جمہوری اور فلاحی ریاست ہوگی لیکن مذہب کا ریاست کے امور میں کوئی عمل دخل نہیں ہوگا۔ قائداعظم کی یہ تاریخی تقریر بذاتِ خود دوقومی نظریے کو رد کرتی ہے۔ تجربات کے بعد یہ حقیقت وزیراعظم صاحب پر واضح ہوگئی ہے کہ اگر پاکستان نے اکیسویں صدی کے گلوبلائزیشن اور ترقی یافتہ دور میں قوموں کی برادری میں عزت اور وقار سے رہنا ہے تو اس کو لبرل اور جمہوری رویہ اپنانا ہوگا۔

(جمیل مرغز۔ بعنوان ''سنگ زنی'' روزنامہ ''آج'' پشاور 8 دسمبر 2015ء)

از مظفر احمد درّانی قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

اعلان برائے قیادت تعلیم

مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والی تیسری سہ ماہی مقابلہ مضمون نویسی 2015ء بعنوان

''تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں''

میں درج ذیل پوزیشنز رہیں۔ **68** انصار نے اس مقابلہ میں حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

-1	مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب	دارالعلوم شرقی نور ربوہ۔ اوّل
-2	مکرم قمر الدین زاہد صاحب	ملتان شرقی۔ دوم
-3	مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب	ماڈل کالونی کراچی۔ سوم

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب، بیت التوحید لاہور

جگر کی صحت و حفاظت

جگر ہمارے جسم کا دوسرا بڑا عضو ہے جو کہ تقریباً 1500 گرام وزنی ہے۔یہ جسم کے تمام افعال پر اثر انداز ہوتا ہے۔اور خود تقریباً 500 سے زائد افعال سرانجام دیتا ہے۔ان میں سے سرفہرست غذا کی چربی کو تحلیل کر کے ہضم کرنا، جسم سے فاسد مادوں کو ختم کرنا، پروٹین اور نشاستہ دار غذا کو ہضم کر کے جزو بدن بنانا۔ہارمونز کے تناسب کو برقرار رکھنا اور جسم میں وٹامنز اور منرلز کا ذخیرہ رکھنا شامل ہیں۔جگر ایک منٹ میں ایک لیٹر سے زیادہ خون صاف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور خون میں سے مختلف فاسد مادے جراثیم کش کیمیائی اجزاء، دھواں، سگریٹ کا دھواں، ماحولیاتی آلودگی، الکوحل اور مختلف ادویات وغیرہ صاف کر کے جسم کو ان کے بداثرات سے بچاتا ہے۔

اس وقت دنیا میں لاکھوں افراد امراض جگر میں مبتلا ہیں۔اور ان کی صحت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔جبکہ اکثر لوگ جگر کی بیماریوں سے بچاؤ کے طریقوں سے ناآشنا ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت ہے کہ جگر ہمارے جسم کا وہ واحد عضو ہے جو دوبارہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اس وقت جگر کی 200 سے زائد بیماریاں ہمارے علم میں ہیں۔ان میں سے اکثر بیماریاں مسلسل بھوک، غذائیت کی کمی اور غیر معیاری اور غیر متوازن غذاؤں کا استعمال، ماحولیاتی آلودگی، درد کش اور جراثیم کش ادویات کا استعمال، بے تحاشا پروٹین اور چربی یا چکنائی کا استعمال، کم خوابی، اعصابی تناؤ اور آلودہ پانی کے استعمال سے ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ مختلف وائرس وغیرہ بھی جگر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

جگر کی حفاظت اور بیماریوں سے بچاؤ کے طریق

متوازن اور صحت بخش غذاء کا استعمال: متوازن صحت بخش اور مناسب وقفے سے غذا کا استعمال ہمارے جگر کے افعال درست رکھتا ہے۔ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جو کچھ ہم کھاتے ہیں، پیتے ہیں، سانس لیتے ہیں، یا جو کچھ ہماری جلد میں جذب ہوتا ہے۔یہ سب کچھ جگر میں جا کر صاف ہوتا ہے۔

زیادہ پروٹین یا لحمیات والے کھانے عام طور پر اچھی طرح ہضم ہو جاتے ہیں۔مگر جگر کی کمزوری کی وجہ سے دوران ہضم بننے والی امونیا جگر کو مزید نقصان پہنچاتی ہے۔اسی طرح بناسپتی گھی وغیرہ میں تلی ہوئی اشیاء بھی جگر پر دباؤ ڈالتی

ہیں۔Processed Food یا تیار شدہ غذا بھی کیمیکلز کی وجہ سے جگر کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔اس لئے جگر کے مریض اپنی غذا کو جتنا سادہ رکھیں اسی قدر بہتر ہے۔بڑھتی عمر کے ساتھ یہ کوشش کی جائے کہ پروٹین یا لحمیات کا زیادہ حصہ دودھ،خشک میوہ جات،مرغی، مچھلی وغیرہ سے آئے۔چکنائی کی روزانہ حد مقدار لحمیات کی روزانہ حد مقدار سے آدھی ہونی چاہئے۔

جگر دوست غذاؤں میں سلاد، سبز پتوں والی سبزیاں، لہسن، پیاز، ہلدی، گریپ فروٹ، گاجر، چقندر، مختلف پھلوں کا تازہ جوس، زیتون کا خالص تیل، مختلف بیج، اخروٹ و دیگر خشک میوہ جات اور سبز چائے شامل ہیں۔دودھ، دہی کا استعمال مناسب مقدار میں کریں۔جگر کی صحت کے لئے صاف پانی کا استعمال بہت زیادہ کریں۔اور صبح نہار منہ پانی میں لیموں کا رس شامل کر کے پئیں۔یہ نظام انہضام اور اعصابی نظام کو جگا کر تقویت دیتا ہے۔چائے، کافی کا استعمال کم کریں۔وٹامن اے اور ڈی کا زیادہ استعمال نہ کریں۔

اینٹی بائیوٹک اور دردکم کرنے والی ادویات کم سے کم استعمال کریں۔کیونکہ یہ نظام ہضم کے اچھے جراثیم کو ختم کر کے ہاضمہ خراب کر دیتے ہیں۔مناسب نیند لیں، اعصابی تناؤ کم رکھیں، ورزش باقاعدگی سے کریں، اپنا وزن کم رکھیں۔اپنا ماحول صاف ستھرا رکھیں۔صاف ہوا میں سانس لیں۔

الوداع

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب نائب مدیر ماہنامہ انصاراللہ بیرون ملک جا چکے ہیں۔ان کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام سرائے ناصر نمبر 2 میں مؤرخہ 24 نومبر 2015ء کو کیا گیا۔جس میں مکرم مدیر صاحب نے مکرم موصوف کی ماہنامہ انصاراللہ کے لئے 20 سالہ خدمات کو سراہا اور ان کے لئے دعائیہ کلمات کہے۔خاکسار نے بھی اپنے ساتھ دو سالہ رفاقت میں ان کی بے مثال مخلصانہ معاونت کا ذکر کر کے ان کا شکریہ ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے ساتھ ہو اور ان کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔آمین (قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

اعلان

تمام قارئین کی خدمت میں نیا سال مبارک ہو!

تمام خریداران سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنا سابقہ بقایا اور بمطابق فیصلہ شوریٰ مجلس انصاراللہ سال رواں 2016ء کا پیشگی چندہ مبلغ 300 روپے کی ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں۔چندہ بھجواتے وقت اپنا خریداری نمبر اور نام ضرور تحریر کریں، نیز جو انصار بھائی ابھی تک رسالہ انصاراللہ کے خریدار نہیں ہیں ان سے بھی گزارش ہے کے مبلغ 300 روپے دے کر اپنے نام رسالہ جاری کروائیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

مکرم وکیل التعلیم صاحب تحریک جدید

داخلہ جامعہ احمدیہ کے لئے ابھی سے تیاری کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال سینکڑوں احمدی نوجوان سیدنا حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفائے کرام کی نصائح کے مطابق اپنی زندگیاں خدمت دین کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ یہ قوت ایمانی اور جذبہ قربانی خدا تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے اور نظام خلافت کی ایک بہت بڑی برکت ہے۔ تاہم زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخلہ لینے کے خواہش مند نوجوانوں اور ان کے والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشش اور تیاری ابھی سے شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

''اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ضرور اس کی تیاری بھی کرتے'' (سورۃ التوبہ آیت 46)

امسال حسب معمول جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لئے انٹرویو اگست میں ہونگے جس کے لئے باقاعدہ درخواستیں یکم مئی 16ء سے وصول کی جائیں گی۔ یاد رہے کہ داخلہ کے لئے میٹرک پاس طلباء کی عمر 17 سال اور ایف اے پاس طلباء کی عمر 19 سال مقرر ہے۔ دسویں اور بارھویں جماعت کے جو نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ

☆ جلد از جلد وقف کا حتمی فیصلہ کریں اور اس کے لئے بطور خاص باقاعدگی سے دعا کریں۔

☆ پنجگانہ نماز باجماعت کا پورا اہتمام کریں۔

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لیے لکھتے رہیں۔

☆ وکالت تعلیم کو بھی اپنے اس نیک ارادہ سے مطلع فرمائیں تاکہ انہیں تفصیلی ہدایات اور داخلہ فارم وغیرہ بروقت بھجوایا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار بھی بلند سے بلند تر ہو رہا ہے۔ امیدواران کی میرٹ لسٹ میٹرک/ایف اے میں حاصل کردہ نمبروں، داخلہ کے لئے تحریری امتحان اور انٹرویو میں کارکردگی کی بنیاد پر بنائی جاتی ہے۔ طبی معائنہ کی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی لازمی ہے۔

داخلہ ٹیسٹ دینی معلومات، معلومات عامہ کو جانچنے کے لئے لیا جاتا ہے اور انٹرویو بنیادی طور پر ناظرہ، دینی معلومات، اردو اور انگریزی میں استعداد کا جائزہ لینے کے لئے ہوتا ہے۔ ان سب کی بھرپور تیاری کے لئے ضروری ہے کہ اس کا آغاز ابھی سے کر دیا جائے۔ اور روزانہ اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ وقت ضرور مقرر کیا جائے۔ اس سلسلے میں اپنی جماعت میں متعین مربیان/معلمین کرام سے استفادہ کرنا بہت مفید ہوسکتا ہے۔ خصوصاً ان کی مدد سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا بے حد اہم اور ضروری ہے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ باقاعدگی اور توجہ سے سننا اور جماعتی اخبار و رسائل کے مطالعہ کی عادت نہایت اہم ہے۔

اللہ تعالیٰ احمدی نوجوانوں کو ہمت اور توفیق عطا کرے کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور اخلاص و وفا سے قدم آگے بڑھائیں۔ آمین

قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

مجالس انصاراللہ کی مساعی

ریفریشر کورسز،میٹنگز، اجلاسات و اجتماعات

4 اکتوبر مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام مشاعرہ ڈائمنڈ جوبلی منعقد ہوا۔حاضری **28** رہی۔

4 اکتوبر مجلس ڈیفنس ناصر لاہور کا سالانہ اجتماع زیر صدارت مکرم ناظم صاحب اعلیٰ علاقہ لاہور منعقد ہوا۔تربیت اولاد اور انصاراللہ کے **75** سال کے موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔حاضری **51** رہی۔

4 تا 21 اکتوبر مجلس مقامی ربوہ نے محلہ جات بشیر آباد، دارالصدر غربی قمر، دارالنصر شرقی نور، کہکشاں کالونی، طاہر آباد جنوبی، غربی، شرقی، بیوت الحمد کالونی، نصیر آباد غالب، دارالشکر جنوبی اور دارالنصر غربی منعم میں مجالس سوال وجواب منعقد کیں جن میں مجموعی طور پر حاضری انصار، خدام اور اطفال **1070** رہی۔

11 اکتوبر نظامت ضلع کراچی کے زیر اہتمام منتظمین تعلیم کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم ناظم اعلیٰ ضلع اور مکرم ناظم تعلیم نے منتظمین کو ہدایات دیں۔حاضری **17** رہی۔

17 اکتوبر مجلس ماڈل کالونی کراچی کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم زعیم اعلیٰ صاحب نے شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں۔حاضری **23** رہی۔

18 اکتوبر مجلس گلشن عمیر کراچی کا سالانہ اجتماع میں مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع نے شمولیت کی۔حاضری **45** رہی۔

25 اکتوبر مجلس لانڈھی کراچی کا اجتماع منعقد ہوا۔مکرم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع نے خطاب کیا۔حاضری **22** رہی۔

31 اکتوبر نظامت ضلع کراچی کے زیر اہتمام بیت الحمد مارٹن روڈ میں تربیتی سیمینار منعقد ہوا۔حاضری **68** رہی۔

کیم نومبر مجلس صدر کراچی کے تحت سالانہ تربیتی اجتماع زیر صدارت مکرم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع منعقد ہوا۔علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔حاضری **69** رہی۔

کیم نومبر نظامت ضلع لاہور کے زیر اہتمام ضلعی اجتماع لاہور میں سات مقامات پر منعقد ہوا۔مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت، مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم، مکرم لئیق احمد عابد صاحب معاون صدر نے شرکت کی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔مختلف مقامات پر حاضری اس طرح رہی۔بیت النور **108**، **Y1** ڈیفنس **44**، ٹاؤن شپ **114**، دارالذکر **142**، شاہدرہ ٹاؤن **92**، بیت التوحید **120**، کرک ہاؤس **66** رہی۔

8 نومبر نظامت ضلع منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام تربیتی سیمینار بسلسلہ ڈائمنڈ جوبلی منعقد ہوا۔مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی۔حاضری **144** رہی۔

10 نومبر نظامت ضلع بہاولپور اور علاقہ کے ممبران عاملہ کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی ایک میٹنگ ہوئی۔آپ کے ساتھ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن بھی میٹنگ میں شامل تھے۔حاضری **70** رہی۔

10 نومبر نظامت ضلع رحیم یارخان کے ممبران عاملہ ضلع کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس کی ایک میٹنگ ہوئی۔مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب بھی میٹنگ میں شامل تھے۔حاضری **18** رہی۔

11 نومبر نظامت ضلع نوابشاہ کا اجتماع بمقام ڈیرہ ڈاہری منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شرکت کی۔حاضری **125** رہی۔

11 نومبر نظامت ضلع ساہیوال کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم اور ناظم اعلیٰ علاقہ نے شرکت کی۔حاضری **141** رہی۔

12 نومبر نظامت ضلع میرپورخاص کا سالانہ اجتماع نصرت آباد میں زیر صدارت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان منعقد ہوا۔مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب اور مکرم ناصر احمد وابلہ صاحب امیر ضلع میرپورخاص نے شرکت کی۔حاضری **131** رہی۔

13 نومبر نظامت ضلع عمرکوٹ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں مرکزی نمائندگان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان، مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب صدر، مکرم محمد محمود طاہر صاحب اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نے شرکت کی۔علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔حاضری **45** رہی۔

14 نومبر نظامت ضلع حیدرآباد کا ضلعی اجتماع بمقام بشیرآباد منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شرکت کی۔حاضری **300** رہی۔

14 نومبر نظامت ضلع کراچی کی ضلعی عاملہ اور زعماء کرام کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس کی ایک میٹنگ بیت الرحیم میں منعقد ہوئی۔مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے بھی میٹنگ میں شرکت کی اور ہدایات دیں۔حاضری عہدیداران **55** رہی۔

15 نومبر نظامت ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کا سالانہ اجتماع بمقام گوئی منعقد ہوا۔مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم، مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم ناظم صاحب اعلیٰ علاقہ نے شرکت کی۔حاضری **159** رہی۔

15 نومبر نظامت ضلع کراچی کے زیر اہتمام گلشن جامی میں محدود ضلعی اجتماع منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس، مکرم خواجہ

مظفر احمد صاحب اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے شرکت کی۔حاضری 225 رہی۔

15 نومبر نظامت ضلع کراچی کے زیر اہتمام بیت الرحیم میں محدود ضلعی اجتماع منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شرکت کی۔حاضری 169 رہی۔

15 نومبر نظامت ضلع کراچی کے زیر اہتمام بیت عزیز آباد میں محدود ضلعی اجتماع منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شرکت کی۔حاضری 182 رہی۔

15 نومبر نظامت ضلع کراچی کے زیر اہتمام احمدیہ ہال میں محدود ضلعی اجتماع منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم امیر صاحب ضلع کراچی نے شرکت کی۔حاضری 165 رہی۔

26 نومبر نظامت ضلع کراچی کے زیر اہتمام شعری نشست کا انعقاد ہوا۔مہمان خصوصی مکرم صابر ظفر صاحب تھے۔ایک گھنٹہ محفل جاری رہی۔حاضری 57 احباب رہی۔

میڈیکل کیمپس وخدمت خلق (ایثار)

ماہ اکتوبر مجلس مقامی ربوہ نے دوران ماہ 1951 افراد کو کھانا کھلایا، 1759 مریضوں کی عیادت کی، 22 میڈیکل کیمپس لگائے جن کے ذریعہ 1629 مریضوں کو ادویات دی گئیں، 1 ناصر نے عطیہ خون دیا اور 30 اجتماعی وقار عمل کئے گئے جن میں 649 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ اکتوبر مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام 4 میڈیکل کیمپس لگائے گئے جن میں 1722 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

10 اکتوبر مجلس ڈرگ کالونی کراچی نے خلجی گوٹھ میں مبلغ ایک لاکھ باون ہزار روپے کے خرچ سے 6 انچ چوڑا مشینی بور کروا کر نلکا لگوایا جس سے آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر آیا۔

ماہ اکتوبر مجلس گلشن پارک لاہور نے 22 غریب نادار افراد کی مبلغ 7050 روپے مدد کی، 1108 روپے سیدنا بلال فنڈ میں جمع کروائے، 36 مریضوں کی عیادت کی، 285 افراد کو کھانا کھلایا اور ایک میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 32 مریضوں کو ادویات دیں۔

ماہ اکتوبر مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام دوران ماہ 4 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں مجموعی طور پر 142 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ اکتوبر مجلس فیصل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام 2 میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جن میں مجموعی طور پر 59 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

18 اکتوبر نظامت اعلیٰ ضلع لاہور کے زیر اہتمام شیر شاہ میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔کل 465 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

18 اکتوبر مجلس بیت التوحید لاہور نے ایک مقامی میڈیکل کمپنی کے تعاون سے کچا سانده میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 52 مریضوں کو ادویات دی گئیں، میڈیکل کیمپ کے علاوہ بھی 108 مریضوں کا علاج کیا گیا اور 14 غرباء میں 4600 روپے کی رقم تقسیم کی گئی۔

25اور24 اکتوبر نظامت اعلیٰ ضلع عمرکوٹ نے مجلس شریف آباد اور احمد نگر میں میڈیکل کیمپ لگایا جن میں بالترتیب 500 اور250 مریضوں کوادویات دی گئیں اس کے علاوہ60 غرباء میں مبلغ 45000روپے امداد تقسیم کی گئی۔

25اکتوبر نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام خانپور میں میڈیکل کیمپ منعقد ہوا جس میں125 مریضوں کوادویات دی گئیں۔

15نومبر مجلس گوجرانوالہ غربی نے موضع بلکے والا میں میڈیکل کیمپ کاانعقاد کیا جس میں107 مریضوں کوادویات دی گئیں۔

وقار عمل

11اکتوبر مجلس کریم نگر فیصل آباد نے احمدیہ قبرستان میں اجتماعی وقار عمل کیا،ورزشی مقابلہ جات کےعلاوہ اجلاس عام بھی ہوا۔اجلاس میں مکرم صبغت اللہ عتیق صاحب مربی سلسلہ نے خطاب کیا۔حاضری24 رہی۔

11اکتوبر مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام وقار عمل کا پروگرام ہوا جس میں میڈیکل کیمپ سے متصل گلی میں صفائی کی گئی۔ 37انصار نے حصہ لیا۔

2نومبر مجلس مقامی ربوہ کے حلقہ باب الابواب شرقی زیر انتظام کوٹ اسماعیل میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جن میں 58 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

6نومبر مجلس مقامی ربوہ کے زیر اہتمام قبرستان عام میں اجتماعی وقار عمل کیا گیا جس میں 12 حلقہ جات سے انصار شامل ہوئے۔خودرو جڑی بوٹیاں، پہاڑی کیکر،جھاڑیاں اور گھاس کی صفائی کی گئی۔حاضری143 انصار، 1خادم اور 2اطفال رہی۔

ذہانت صحت و جسمانی

9ستمبر نظامت ضلع سرگودہا کے زیر اہتمام 10 ممبران مجلس انصاراللہ نے کاغان، ناران، بالاکوٹ جھیل سیف الملوک، وادی نیلم اوردامن کوہ کے مقامات کی سیر کی اورقدرت کے دلکش حسین نظاروں سے لطف اندوز ہوئے۔

11اکتوبر مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام میوزیکل چیئرز اور مشاہدہ معائنہ کے مقابلہ جات کروائے گئے۔حاضری40 رہی۔

18اکتوبر مجلس بیت الاحد لاہور کے زیر اہتمام طبی لیکچر ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر منصور احمد خان صاحب نے ملیریا اور ٹائیفائیڈ کے بارہ میں احتیاطیں اختیار کرنے اور علاج کے متعلق آگاہی دی۔

25اکتوبر مجلس بیت الاحد لاہور نے علامہ اقبال ٹاؤن میں پکنک منائی، سیر کے بعد اجلاس عام منعقد ہوا۔مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب نے جگر کی صحت اور حفاظت پر لیکچر دیا۔

25اکتوبر مجلس الطاف پارک لاہور کے زیر اہتمام انصار کی پکنک منعقد ہوئی۔10 انصار، 5خدام اور 5اطفال شریک ہوئے۔

25اکتوبر مجلس گلشن پارک لاہور کے زیر اہتمام صف دوم کے انصار کی پکنک شالامار باغ میں ہوئی۔مکرم محمد افضل قمر صاحب نے پکنک کی غرض وغایت بیان کی۔پکنک کے بعد انصار نے اپنے مشاہدات بھی قلم بند کئے۔حاضری14 رہی۔

25اکتوبر مجلس واہ کینٹ راولپنڈی کے زیر اہتمام میوزیکل چیئر، ٹیبل ٹینس اور کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات کروائے گئے جن میں 28انصار نے حصہ لیا۔

خلاصہ مساعی عشرہ تربیت 18 تا 27 ستمبر 2015ء

قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیرانتظام مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ پاکستان 2015ء کے فیصلہ جات پر عملدرآمد کے لئے مؤرخہ 18 تا 27 ستمبر 2015ء عشرہ تربیت منعقد کیا گیا۔ مجالس، زعامت علیاء، اضلاع اور علاقہ جات کو عشرہ کا پروگرام ماہ ستمبر شروع ہوتے ہی بھجوایا گیا۔

16 علاقہ جات (بشمول کراچی، ربوہ) کے 36 اضلاع کی 369 مجالس اور زعامت ہائے علیا سے 14997 انصار سے متعلق عشرہ کی رپورٹس بروقت موصول ہوئیں۔ نیز 27 اضلاع سے ضلعی رپورٹس اور 8 علاقہ جات سے علاقائی مساعی کی رپورٹس مقررہ فارمز پر بروقت موصول ہوئیں۔

موصولہ رپورٹس مجالس کے مطابق :335 مجالس میں تربیتی کمیٹیز کی میٹنگز منعقد ہوئیں جن میں عشرہ تربیت کے پروگراموں اور مختلف تربیتی امور میں بہتری کے لئے غوروفکر کیا گیا۔ 212 مجالس میں قیامِ نماز کے بارے میں مجالس عاملہ کی میٹنگز ہوئیں۔ اس عشرہ کے دوران تلاوت قرآن کریم باقاعدگی سے کرنے والے انصار کی تعداد 7939 رہی۔ خطبہ حضور انور میں انصار کی سو فیصد حاضری کرنے والے اضلاع لاہور 26، گوجرانوالہ 22، ڈیرہ غازیخان 2، سکھر 6، میرپورخاص 10 اور نوابشاہ کی 5 مجالس نمایاں رہیں۔ نماز جمعہ میں سست 2093 انصار سے انفرادی رابطے کئے گئے اور ان میں سے 462 انصار نماز جمعہ پر آنا شروع ہو گئے۔ نمازوں میں سست 3398 انصار سے انفرادی رابطے ہوئے اور ان میں سے 704 انصار نمازوں پر آنا شروع ہوئے۔ پنجوقتہ نماز کا التزام نہ کرنے والے 3041 انصار سے انفرادی رابطہ کیا گیا اور ان میں سے 505 انصار نے دوران عشرہ پنجوقتہ نماز کا التزام شروع کر دیا۔

خطبہ حضور انور سے محروم رہنے والے 1063. انصار کے لئے مناسب انتظام کی کوشش کی گئی۔ ان میں سے 440 انصار نے خطبہ سننا شروع کر دیا ہے۔ فیملی کلاسز 2205 گھروں میں منعقد کی گئیں۔ 77 گھروں میں نئی ڈشیں لگوائی گئیں۔ لائیو خطبہ جمعہ حضور انور سننے والے انصار کی تعداد 8567. اور نشر مکرر سننے والے انصار کی تعداد 2350 ہے۔ نیز بذریعہ انٹرنیٹ خطبہ لائیو سننے والوں کی تعداد 550 ہے۔ اور نشر مکرر سننے والوں کی تعداد 217 ہے۔

قیام نماز کے بارے میں دوران عشرہ 314 دروس/تقاریر جن سے 5408. انصار نے استفادہ کیا، خطبات امام اور ایم ٹی اے کے بارے میں 266 مجالس میں تقاریر سے 4266 انصار مستفید ہوئے ہتربیت اولاد کے بارے میں 232 مجالس میں پروگراموں میں 3984 انصار نے شرکت کی توفیق پائی، بدرسومات بر موقع شادی بیاہ کے بارے میں 168 مجالس میں تقاریر ہوئیں جن میں 2825 انصار حاضر تھے۔ اسی طرح پابندی اسلامی پردہ کے بارے میں 170 مجالس میں تقاریر، دروس سے 2852 انصار مستفید ہوئے۔ دورانِ عشرہ 73 مقامات پر نئے نماز سینٹرز اور 56 مقامات پر ایم ٹی اے سینٹرز کا اضافہ ہوا۔ 5194 انصار نے دوران عشرہ انفرادی نماز تہجد ادا کی۔ 1805 انصار نے نفلی روزہ رکھا۔ 7116 انصار روزانہ دو نفل ادا کرتے رہے۔ مطالعہ کتب 5246 انصار کر رہے ہیں۔ ان موضوعات پر 81 انصار بھائیوں سے مضامین لکھوا کر بھجوانے کی رپورٹس موصول ہوئیں۔

ضلعی مساعی پر مشتمل موصولہ رپورٹس کے مطابق :عشرہ تربیت اور قیام نماز کے سلسلے میں ضلعی مجالس عاملہ کی 22 میٹنگز تربیتی کمیٹیز کی 23. میٹنگز منعقد ہوئیں۔ 27 اضلاع میں 179 اراکین ضلعی عاملہ نے عشرہ تربیت کے سلسلہ میں مجالس کے دورے کئے۔ سست 860 انصار بھائیوں سے انفرادی رابطے کئے۔ ضلعی انتظام کے تحت قیام نماز، خطبات امام، تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں، بدرسومات بر موقع شادی اور عائلی معاملات سے متعلق 14 دروس، تقاریر ہوئے جن میں 868 انصار

نے شمولیت کی۔عشرہ تربیت کے سلسلہ میں نظامت اضلاع کو تعلق باللہ، محبت الٰہی ،قبولیت دعا، قیام نماز میں لذت کے حصول کے لئے دعائیں، بابت ایم ٹی اے اور خطبات امام ، عملی اصلاح، رشتہ ناطہ اورتربیت اولاد (تربیت اولاد سے متعلق حضرت رسول کریم ﷺ کا طریق عمل اورتربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں) بارے تحریری مواد 573 کی تعداد میں اور الیکٹرانک مواد 167 تعداد میں 413 مجالس کومہیا کرنے کی توفیق ملی ۔238 خراب ڈشوں کو درست کروانے کی توفیق حاصل ہوئی ۔الحمدللہ ۔

دوران عشرہ نظامت ضلع کی کوششوں کی وجہ سے 108 مجالس میں نماز جمعہ کی حاضری انصار اور 32 مجالس میں خطبہ حضور انور سننے والے انصار کی تعداد سو فیصد ہوگئی ہے ۔الحمدللہ

علاقائی مساعی پر مشتمل موصولہ رپورٹس کے مطابق: عشرہ تربیت اور قیام نماز کے سلسلے میں 8 علاقہ جات میٹنگز منعقد کی گئیں ۔علاقائی سطح پر بھی قائم تربیتی کمیٹیز کے 7 اجلاسات ہوئے ۔71 اراکین علاقائی عاملہ نے مجالس کے دورے کر کے سست 319 انصار بھائیوں سے انفرادی رابطے کی توفیق پائی ۔

بسلسلہ فیصلہ جات شوریٰ مجلس انصاراللہ پاکستان 2015ء

مرسلہ: مکرم محمد محمود طاہر صاحب ، نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ پاکستان

جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرلیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشتی مقبرہ سے متعلق دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”......میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہوگئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا ربّ العالمین۔پھر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

......اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْن“

سالانہ تربیتی اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع کراچی منعقدہ 15 نومبر 2015ء

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تربیتی اجتماع میں بطور مہمان خصوصی تشریف فرما ہیں

مکرم قائد صاحب عمومی مجلس عاملہ گلشن جامی کے ہمراہ

مکرم قائد تعلیم القرآن اجتماع کے پہلے اجلاس میں

انصار اجتماع کی کارروائی سماعت کرتے ہوئے

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf

Regd #: FR - 8

Monthly
ANSARULLAH

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

January 2016 (A.D)/ Rabi ul Awal, Rabi ul Sani 1437 (H) / Sulah 1395 (H.S)

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ پاکستان

آپ کو یکم جنوری **2010**ء تا **31** دسمبر **2015**ء عرصہ **6** سال بطور صدر مجلس انصار اللہ پاکستان خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کے دور میں مجلس نے تربیتی، تعلیمی اور دعوت الی اللہ کے میدانوں میں تاریخ ساز ترقی کی۔ آپ نے پاکستان بھر میں انصار سے ذاتی روابط کے لئے دورہ جات کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کے دور کے اہم کاموں میں سے شعبہ ایثار کے تحت نلکا جات کی تنصیب، بینائی سے محروم افراد کے لئے عطیہ چشم، تعلیمی وظائف (برائے اطفال) کا اجراء، شعبہ سمعی بصری کے تحت کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آڈیو ریکارڈنگ، انصار کے لئے تعلیمی ڈائری نیز **75** سالہ تاریخی سنگِ میل کے موقع پر ایوان ناصر کی توسیع شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور آپ کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین

مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ پاکستان

آپ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی کے ہاں **15** مارچ **1969**ء کو بمقام بشیر آباد سندھ پیدا ہوئے۔ **1990**ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم اے ابلاغیات میں اوّل آنے پر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ نیز فیکلٹی آف آرٹس میں اوّل آنے پر قائداعظم میرٹ سکالرشپ برائے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کراچی یونیورسٹی سے ایم فل کیا۔

آپ کو جماعتی اور ذیلی تنظیموں میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملتی رہی۔ مجلس انصار اللہ پاکستان میں قائد تربیت، قائد تعلیم القرآن، ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ اور معاون صدر کی خدمات شامل ہیں۔ آج کل نظارت اشاعت میں خدمات بجالا رہے ہیں اور قاضی سلسلہ بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ دوسال کے لئے آپ کی بطور نائب صدر صف دوم منظوری دیتے ہوئے تحریر فرمایا

"......اللہ تعالیٰ ان کو احسن رنگ میں کام کی توفیق عطاء فرمائے" آمین